ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور (پاکستان)

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

پارٹی اتحادات

اور دو طرفہ حلف وفاداری

جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی مفصل روداد!

شمارہ ۳۷

رنگِ محفل

وہ دلبر پھر ستم کوشی پہ مائل ہوتا جاتا ہے
زمانہ اُس کی بے مہری کا قائل ہوتا جاتا ہے

نہ تھا غم دل میں جب تک تجھے حقیقت ہی نہ تھی دل کی
یہ دل اپنا کسی کے فیض سے دل ہوتا جاتا ہے

نگاہیں بار بار اٹھتی ہیں سوئے ناخدا اپنی
نظر سے دور امیدوں کا ساحل ہوتا جاتا ہے

رواں ہے قافلہ منزل کی جانب یوں تو کہنے کو
مگر ہر گام پر کم شوقِ منزل ہوتا جاتا ہے

وہ پروانے کہاں ہیں جان دیں جو شمعِ گریاں پر
یہ کیسی شب ہے پھیکا رنگِ محفل ہوتا جاتا ہے

خرد بھی کیا خرد ہے جب شریعت کی نہیں تابع
وہ ایماں کیا جو زندیقی کا قائل ہوتا جاتا ہے

قمار و خمر سے بڑھتی ہے رونق بزمِ جاناں کی
وہ کیا وعدے تھے کیسا رنگِ محفل ہوتا جاتا ہے

میں حیراں ہوں کہ اب اقبال اس محفل کا کیا ہوگا؟
ہر اک میخوار و ملحد اس میں شامل ہوتا جاتا ہے

(اقبال احمد صدیقی)

اٹھو وطن کی فضا بدل دو

ادھر نہیں ہے ہماری منزل غلط ہے یہ راستہ بدل دو
جو رہنما مانتے نہیں ہیں تو بڑھ کے وہ رہنما بدل دو

یہی روش جو رہی تمہاری غضب خدا کا بھڑک اُٹھے گا
فرنگیانہ چلن بدل دو یہ بیہودیانہ ادا بدل دو

سفینہ ملت کا ہے بھنور میں لگے گا یہ کس طرح کنارے
اگر ہیں یہ ناخدا نکمے، مسافرو ناخدا بدل دو

یہ رنگ رلیاں یہ بادہ نوشی، یہ رقص و نغمہ یہ عیش کوشی
یہی نشاں ہیں تباہیوں کے یہ حال بہرِ خدا بدل دو

اُٹھے کوئی حشر اس سے پہلے امین تم کو پکارتا ہے
اٹھو بھی اے حق کے پاسدارو اٹھو وطن کی فضا بدل دو

سید امین گیلانی

هفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ | شمارہ نمبر ۳۷
جمعۃ ۱۲ تا ۲۰ شوال ۹۹ھ

—سرپرست—
مولانا عبید اللہ انور

—مدیر—
اکرام القادری

—مدیر معاون—
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ
۶۵ — روپے
ششماہی
۳۲ — روپے
سہ ماہی — ۱۷ روپے
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دو طرفہ حلف وفاداری

****

بلدیاتی انتخابات کے سلسلے میں مارشل لاء حکومت نے جو روش اپنائی ہے اس نے پوری قوم کو چکرا اور مخمصے میں ڈال دیا ہے۔ سیاسی عمل کو ممکنہ حد تک ناکام کرنے کی مربوط کوشش ہو رہی ہے، اور سیاسی جماعتوں کو ہر محاذ پر شکست دینا حکومت نے اپنی بنیادی ذمہ داری قرار دے لیا ہے۔ افہام وتفہیم کی فضا روز بروز گدلاتی جا رہی ہے اور آویزش وتصادم کے راستے صاف کئے جا رہے ہیں۔

نظر بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت ہر قیمت پر اور ہر حال میں اپنا اقتدار بحال رکھنا چاہتی ہے اور اس مقصد کے حصول کی خاطر حکومت ہر وہ اقدام کرنے پر تلی ہوئی ہے جو اس کے اقتدار کے استحکام کے لیے مفید ثابت ہو۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت نے بعض اچھے اعلانات اور عمدہ اقدامات بھی کیے ہیں لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اس سیل رواں کو نہ روکا جا سکا جو گھمبیر مسائل کی شکل میں ملک وقوم کو تباہ کئے جا رہا ہے بلکہ یوں کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ عوام کی مشکلات اور مصائب میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اور امید کی تمام کرنیں ایک ایک کر کے بھیانک مسائل کی تاریکی میں گم ہوتی جا رہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں قوم کی مایوسیوں میں مسلسل غیر مختتم اضافہ ہو رہا ہے۔

تمام سیاسی پارٹیوں نے بلدیاتی انتخابات عام انتخابات سے پہلے کرانے کی مخالفت کی حکومت نے قومی اتحاد کے نمائندوں سے مذاکرات بھی کئے اور پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کے بقول حکومت نے چار جرنیلوں کی موجودگی میں یہ طے کر لیا کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کے بعد ہوں گے اور فی الحال یہ بات اخبارات میں نہیں آنی چاہیے قومی اتحاد کے رہنماؤں نے معاہدے کی پابندی کی اور اخبارات کو اس سے آگاہ نہیں کیا اس کے برعکس حکومت نے بعجلت تمام ڈرامائی انداز سے اچانک بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا اور تمام سیاسی پارٹیاں حیرت زدہ ہو کر رہ گئیں خصوصاً قومی اتحاد جس سے حکومت نے بلدیاتی انتخابات مؤخر کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

اس اعلان کے بعد سیاسی جماعتوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے متفقہ طور پر بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کرتیں تاکہ حکومت ایک مرتبہ پھر سوچنے پر مجبور ہو جاتی مگر وائے افسوس کہ بعض سیاسی پارٹیوں نے اپنی رائے اور اپنے موقف پر سختی سے کاربند رہنے کی بجائے حکومتی اعلان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اس سلسلے میں ان جماعتوں نے زیادہ بیتابی کا اظہار کیا جو اپوزیشن جماعتیں ہونے کی دعویدار تھیں جنہوں نے دو سال کے عرصہ میں کام ہی یہ کیا کہ وہ دوسری جماعتوں کو یہ کہہ کر بدنام کریں کہ یہ

حکومت سے ملی ہوئی ہیں اور صرف ہم ہیں جو حکومت کے غلط اقدامات پر تنقید کرتے ہیں۔

موجودہ حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان یہ پہلا سیاسی محاذ تھا جس پر خود ان سیاسی جماعتوں نے پسپائیت قبول کرلی ہے جو بلدیاتی انتخابات میں بالواسطہ اور بلاواسطہ حصہ لے رہی ہیں۔ سیاسی محاذ پر کامیابی حاصل کرنے کے لیے جس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ اپنے موقف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا اور اس موقف کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کرنا ہے۔ جو جماعتیں آنے والے حالات کا دوررس اندازہ کئے بغیر وقتی مفادات کا شکار ہوجاتی ہیں وہ سیاسی میدان میں مات کھاجاتی ہیں سیاست کا راستہ صبر آزما، جاں گسل اور مسلسل جدوجہد کا راستہ ہے اس راہ پر چلنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ موہوم اور مبہم اختیارات کے اعلانات سے مرعوب ہوکر اپنے اصولوں سے دستبردار نہ ہوں اور ہر قسم کے حالات سے برد آزما رہتے ہوئے قومی اور ملکی مفادات و مصالح کی منزل کی جانب گامزن رہیں خواہ اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑ جائے۔

بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتوں کی کس مپرسی اور زبوں حالی کا اندازہ لگائیے کہ جونہی انہوں نے اپنے موقف کو خیرباد کہہ کر بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کی تیاریاں کیں حکومت نے یہ اعلان کرکے ایک اور بھرپور وار کیا کہ اگر امیدوار کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ثابت ہوگیا تو اسے چار سال کے لیے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے اور اس کی ممبری معطل کی جاسکتی ہے۔ یہ ہے سیاسی میدان میں اپنے موقف سے ہٹنے کے نتائج اور ثمرات اس سلسلے میں حکومت نے ضابطہ جاری کیا ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والے افراد کو باقاعدہ اسٹام کے ذریعہ حلفیہ اقرار کرنا ہوگا کہ اس کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ آزادانہ حیثیت سے انتخابات میں حصہ لے رہا ہے۔

موجودہ سیاسی صورتحال میں انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتوں کے لیے حلفیہ اقرار سے نجات کا کونسا راستہ ہے کیا وہ اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت کریں گی اور یہ اجازت دیں گی کہ وہ تحریری طور پر حلفیہ اقرار کریں اور اس اقرار کے بعد بھی حلفیہ اقرار کرنے والے ان جماعتوں کے اراکین رہیں گے اگر رہیں گے تو کس بنیاد پر جبکہ ہر جماعت کے کارکن نے یہ واضح اقرار کیا ہے کہ وہ جس جماعت سے وابستہ ہے اس کے ہر قسم کے دستوری احکامات پر عملدرآمد کرے گا اور وہ تادم آخر جماعت کا وفادار رہے گا ہر قسم کے جماعتی ڈسپلن کی پابندی کرے گا۔

بعض مقامات سے یہ اطلاعات بھی موصول ہورہی ہیں کہ ان جماعتوں کے وہ ارکان جو بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں سیاسی جماعتوں کی رکنیت سے استعفیٰ دے رہے ہیں کیا ان جماعتوں نے اپنے اراکین کو یہ کہا ہے کہ وہ جماعتوں سے استعفیٰ دیکر بھی جماعت میں رہ سکتے ہیں اگر تو یہ افراد محض اختیارات موہوم کے لالچ کی وجہ سے ایسا کررہے ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتوں نے یہ خسارے کا سودا کیا یا نفع کا اور اگر وہ ان کی ہدایت کے مطابق استعفیٰ دے رہے ہیں تو کیا یہ جماعتیں دیانتداری سے بتاسکتی ہیں کہ وہ اپنے کارکنوں کو دوہرا، دوطرفہ اور متضاد حلفیہ اقرار کرنے کی تلقین نہیں کررہیں کیا اس صورت میں بھی موجودہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینا ہی ضروری ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر سیاسی جماعتوں کی کوئی تذلیل اور بے وقتی ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کو جھوٹے حلفیہ اقرار کرنے کی اجازت دیں۔

جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے تو اگر وہ اس قسم کی حرکتیں کرتی ہے تو باعث حیرت و تعجب نہیں اس جماعت کے کارکن تو یہ "کارہائے نمایاں" پہلے بھی انجام دیتے رہے ہیں اور اس "کار خیر" میں شمولیت پیپلز پارٹی کا طرۂ امتیاز رہا ہے پیپلز پارٹی کے کارکن تو حلفیہ اقرار سے بڑھ کر قرآن سر پر رکھ کر بھی اقرار کرسکتے ہیں اور پھر ان لوگوں کو اسی نوعیت کے متضاد حلفیہ اقرار کا تجربہ بھی حاصل ہے اگر آج بھی وہ اپنے "تابناک" ماضی سے وابستہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں کون روک سکتا ہے۔

حیرت اور افسوس تو ان جماعتوں پر ہے جو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی ہیں اور جو ہر سانس میں نظام مصطفیٰ کی تنفیذ و اجرا کی بات کرتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ ان جماعتوں پر جن کو یہ دعویٰ بھی ہے کہ ان کی سیاست دین کے تابع ہے بلکہ وہ سیاسی تگ و تاز کا مقصد ہی دین کی سربلندی اور نظام مصطفیٰ کا نفاذ بیان کرتی ہیں۔

ان جماعتوں کو تو ذاتی مفادات کی بھینٹ چڑھ کر قوم کے اعتماد کو مجروح نہیں کرنا چاہیے تھا محض اس بے بنیاد خدشہ کے پیش نظر کہ پیپلز پارٹی کا اوباش، ملحد اور غنڈہ عنصر ان اداروں پر چھا جائے گا اپنے اصولوں اور صحیح موقف سے دستبردار ہوا جا سکتا ہے کیا یہ جھوٹا حلفیہ اقرار کرنے والا عنصر اپنے ذاتی مفادات، پارٹی کے مفادات کو ترجیح دے گا ہرگز نہیں اس میں یہ سکت ہی نہیں کہ یہ اپنے اصولوں کی پاسداری کرے کیا ان کی پاور قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران سے بھی زیادہ ہو گی جب سیاسی جماعتوں نے ان کی اکثریت کے خوف کی وجہ سے اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑا تھا تو اب کیوں وہ اتنا خوف زدہ ہیں۔

تمام سیاسی جماعتوں کے بائیکاٹ کی صورت میں اگر بلدیاتی انتخابات میں لوگ دلچسپی لیتے ہوئے کامیاب بھی ہو جاتے تو ان کی حیثیت قومی مجرم ایسی ہوتی۔ اس سے پہلے بھی پیپلز پارٹی موجود تھی اور حکمران جماعت کی حیثیت سے موجود تھی اگر اس وقت پیپلز پارٹی کا مقابلہ عوام کی حمایت سے کیا گیا تو آج بھی کیا جا سکتا ہے اور اس مقابلے کی صورت یہی ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی جماعتیں ایک بار پھر پوری قوت کے ساتھ متحد ہوں انتشار کی بجائے اتحاد اور افتراق کی بجائے اتفاق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں عوام آج بھی اتحاد چاہتے ہیں لیکن بعض سیاسی لیڈروں کی جھوٹی انا اور ذاتی مفادات آڑے آجاتے ہیں۔

ہم اس مرحلے پر بھی تمام سیاسی جماعتوں سے دردمندانہ گزارش کریں گے کہ وہ مستقبل پر نظر رکھتے ہوئے بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیں پھر دیکھئے نتائج ان کے حق میں برآمد ہوتے ہیں کہ نہیں اگر پیپلز پارٹی اپنی ضد پر قائم رہتی ہے تو رہنے دیا جائے کم از کم پیپلز پارٹی کے علاوہ دیگر جماعتوں کو موجودہ فضا میں اور ذلت آمیز شرائط کے ساتھ بلدیاتی انتخابات میں حصہ نہیں لینا چاہیے ان جماعتوں کو اپنے جماعتی وقار کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اپنے قول کا پاس ہونا چاہیے۔

ہم شرح صدر کے ساتھ کہتے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والی جماعتیں قوم کے سامنے اپنے آپ کو سرخروئی کے ساتھ پیش نہیں کر سکیں گی۔

موجودہ بلدیاتی انتخابات ویسے بھی ٹیسٹ کیس کی حیثیت رکھتے ہیں اس کے بعد حکومت ہر وہ بات ان جماعتوں سے منوائے گی جو اس کے اپنے مفاد میں ہو گی اور جو وہ چاہے گی۔ حکومت اس تجربہ سے گزر چکی ہو گی کہ سیاسی جماعتوں کے دانت کھانے کے اور ہیں دکھانے کے اور اب حکومت سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن پر بھی اصرار کرے گی متناسب نمائندگی کے مسئلہ پر بھی حکومت اپنے موقف پر قائم رہنے کی کوشش کرے گی یہاں تک کہ پہلے کی طرح اسمی طور پر بھی سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لینے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ان خدشات کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جو پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے اپنے حالیہ بیانات میں واضح کئے ہیں کہ بلدیات کے ممبران کسی پارٹی کے وفادار نہیں رہنے دیئے جائیں گے بلکہ یہ حکومت کی اپنی پاکٹ یونین ہو گی۔ جس سے حکومت اپنی پسند کے کام جب چاہے لے سکتی ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

ایجنسی ہولڈر توجہ فرمائیں

ایجنسی ہولڈروں سے التماس ہے کہ بلوں کی ادائیگی ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک کر دیا کریں۔ تاکہ پرچہ کی ترسیل جاری رہ سکے نیز تمام قسم کی خط و کتابت کرتے وقت ایجنسی کا نمبر ضرور لکھا کریں

(جنرل مینجر)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اور صوبائی انتخابات کے پروگرام کا اعلان کر دیا گیا

کل پاکستان نظام شریعت کانفرنس ۱ و ۲ اکتوبر کو لاہور میں ہوگی

حکومت کی مقرر کردہ کمیٹیوں کو زکوٰۃ و عشر کی ادائیگی شرعاً محل نظر ہے

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اہم فیصلے اور قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۳ ستمبر کو صبح ۱۰ بجے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی صدارت میں منعقد ہوا جو کم و بیش ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا۔ اجلاس میں ملک کی سیاسی صورتحال کے علاوہ جمعیۃ کے تنظیمی معاملات اور صدر جنرل ضیاء الحق کی نشری تقریر کے مختلف پہلو بھی زیر غور آئے۔ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود نے مجلس شوریٰ کو پاکستان قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے فیصلوں اور موجودہ حالات میں اتحاد کی حکمت عملی سے آگاہ فرمایا۔

نظام شریعت کانفرنس

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کل پاکستان نظام شریعت کانفرنس ۴-۵ اکتوبر کی بجائے یکم و ۲ اکتوبر بروز پیر، منگل اقبال پارک لاہور میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ بھی مجلس استقبالیہ کے ساتھ انتظامات کی ذمہ داری میں شریک ہوگی۔

جماعتی انتخابات

اجلاس میں طے کیا گیا کہ حسب ذیل پروگرام کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی مرکزی انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔

۱۶ ستمبر بروز اتوار صبح دس بجے انتخاب صوبہ سرحد بمقام دار العلوم سرحد پشاور

۱۸ ستمبر بروز منگل صبح ۱۰ بجے انتخاب صوبہ پنجاب بمقام مدرسہ قاسم العلوم لاہور

۲۰ ستمبر بروز جمعرات ۱۰ بجے صبح انتخاب صوبہ سندھ بمقام جامعہ ربانیہ ناظم آباد کراچی۔

۲۲ ستمبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے انتخاب صوبہ بلوچستان بمقام مدرسہ مظہر العلوم شالارہ کوئٹہ۔

۳۰ ستمبر بروز اتوار رات ۹ بجے انتخاب مرکزی جمعیۃ بمقام مدرسہ قاسم العلوم لاہور۔

ان انتخابات کی نگرانی قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کریں گے۔ مجلس شوریٰ نے تمام ضلعی شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ رکن سازی کے پُر شدہ فارم، ان کی فیس ضلعی عہدہ داروں اور صوبائی دفاتر کو ارسال کی جائیں تاکہ انتخابات کے لیے دعوت نامے بروقت ارسال کئے جا سکیں۔

علاوہ ازیں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل قرار دادوں کے ذریعہ اہم ملکی معاملات پر اپنے موقف کا اعلان کیا۔

سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن

یہ اجلاس سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کی تجویز کی شدید مخالفت کرتا ہے اور اسے دنیا بھر کی جمہوری و سیاسی روایات کے منافی قرار دیتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ یہ تجویز سیاسی جماعتوں کی آزادی اور خود مختاری کے خلاف ہے جس سے سیاسی عمل میں خوشگوار اثرات مرتب ہونے کی بجائے گھٹن اور بے اعتمادی کی فضا قائم ہوگی اور سیاسی عمل افسر شاہی کے رحم و کرم پر رہ جائے گا اس لیے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ یہ تجویز بلا تاخیر واپس لی جائے۔

بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ

یہ اجلاس بلدیاتی انتخابات کے بارے میں ملک بھر کے تمام سیاسی حلقوں کی رائے کے علی الرغم حکومت کی طرف سے بلدیاتی انتخابات پہلے کرانے کے فیصلہ پر شدید احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان قومی اتحاد کے فیصلہ کے مطابق بلدیاتی انتخابات کا مکمل بائیکاٹ کرے گی اور جمعیۃ علماء اسلام کا کوئی عہدیدار یا کارکن ان انتخابات میں کسی صورت بھی حصہ نہیں لے گا۔

زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں

یہ اجلاس زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تشکیل کے طریق کار پر قطعی عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور تمام مکاتب فکر کے ذمہ دار علماء و فقہاء کو اس صورت حال کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے کہ

۵ - اسلامی قوانین پر عملدر آمد کی صورتحال نہایت مخدوش ہے بلکہ حکومت اور بیوروکریسی کا رویہ اسلامی قوانین کی بدنامی کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

۵ - محکمہ اوقاف میں اوقاف کی آمدنی کو صحیح

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

فقیہ اعظم حضرت علامہ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

بالاکوٹ میں جس وقت مسلمان مجاہدین اپنی زندگیاں داؤ پر لگا کر رنجیت سنگھ کی ظالمانہ حکومت کا تختہ اُلٹنے کا بھرپور مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس مبارک سال میں حضرت فقیہ اُمت علامۃ الدھر مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کی پیدائش ہوئی۔ مولانا گنگوہیؒ اور نانوتویؒ ہمدرس ہمجولی، ہم سبق، ہم عقیدہ اور ایک ہی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے دونوں صاحب نظر، صاحب ہمت اور صاحب اولوالعزم تھے یہ دونوں بزرگ جس مکتب میں اساتذہ کے پاس سبق حاصل کرتے وہ ان کی خداداد قابلیت کمالات اور اعلےٰ کارکردگی کا ہمیشہ کے لئے معترف رہتا۔ علم و عمل تقوی و پرہیزگاری کے یہ دونوں بزرگ ایک ہی شیخ عارف باللہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کے مرید بھی تھے اور خلیفہ مجاز بھی تقریباً طبیعت میں بھی مماثلت تھی۔ اس لئے دیوبندی مکتب فکر میں یہ شیخین کے نام سے معروف ہیں۔ دونوں کی سیرتوں سے یہ باب اظہر من الشمس ہے کہ یہ صاحبان دنیا سے بے غرض سنت رسول کے متبع اور مسائل میں انتہا درجے کی گہرائی کے مالک اور صاحب مطالعہ واجب التقلید شخصیت کے مالک تھے۔ دونوں کو عقیدتمندوں نے سونے کی اشرفیاں اور سونا بنانے کے نسخہ جات تک دینا چاہے مگر ان اللہ والوں کے بڑی حقارت سے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ حضرت علامہ محدث اعظم انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول کتب میں منقول ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شامیؒ سے بڑے فقیہ تھے۔ اور خالی الذہن ہو کر دیکھا جائے تو حضرت ممدوحؒ کا یہ قول سو فیصد حقیقت کے مطابق ہے حضرت علامہ گنگوہی مرحوم نے عصر حاضر کے مشکل ترین مسائل اور قرآن و حدیث کے مشکل ترین مقامات جہاں علماء کو بھی اشتباہ ہو جاتا اور بعض کو انقباض آپ فوراً ہی حل فرما دیتے۔ حکیم الامت مجدد ملت مولانا تھانویؒ کو جب بھی مسائل میں مشکل پیش آئی تو آپ نے اسے فوراً حضرت ممدوحؒ مرحوم کی خدمت میں پیش فرما کر اس کو حل کرایا۔ برصغیر میں تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نظیر ملنا ناممکن ہے مگر اپنا خیال ہے کہ جمیع ممالک اسلامیہ میں آپ اپنے وقت کے امام گزرے ہیں۔ خالص علمی مذاق کی معزز اور محترم شخصیت ہونے کے باوجود آپ نے صرف علمی خدمات تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا بلکہ وقت کے ظالم حکمران انگریز سامراج کے خلاف بھی اعلان جہاد فرمایا اور اس جہاد میں خوب اپنی خداداد قابلیت کے عظیم جوہر دکھائے۔ جب تک خود کو گرفتاری کے لئے پیش نہیں فرمایا۔ انگریز ظالم ۷۰ سپاہیوں کے لشکر کے ساتھ کوشش بسیار کے باوجود بھی گرفتار نہ سکے اور جب خود کو پیش کر دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ فقیہ امت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کے ذریعہ مظفر نگر میں جیل پہنچایا گیا آپ چھ ماہ تک سنت یوسف کے لئے جیل میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرتے رہے اور نازک مزاج ہونے کے باوجود اُف تک نہ کی۔ واللہ العظیم آزادیٔ ہند کا اصل سہرا ان مجاہدوں کے سر سجتا ہے۔ جن کو خوب تر آزمایا گیا بڑی سے بڑی سزائیں دی گئیں مگر ان کے پائے مبارک میں جنبش تک نہ ہوئی جب مولانا رحمۃ اللہ علیہ جیل کی سختیاں برداشت فرما رہے تھے اور ان سختیوں سے آپ کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کو آگاہ کیا گیا۔ جن کے والد یعنی حضرت مولاناؒ کے سسر مولانا تقی الدین نور اللہ مرقدہٗ کو انگریز نے پھانسی کی سزا دی تھی۔ تو مسکرا کر فرمایا کہ چلو کل آزادیٔ ہند کے جرم میں میرے والد کو تختہ دار پر لٹکایا گیا اور آج میرے معزز مکرم شوہر کو زندان میں اپنی قربانی کا نذرانہ پیش کرنے کے شرف سے نوازا جا رہا ہے میں اپنے باپؒ اور شوہرؒ کی جرأت پر جتنا فخر کروں کم ہے حضرت الشیخ قدس سرہٗ چھ ماہ کے بعد رہا تو ہو گئے۔ مگر سی آئی ڈی نے مختلف صورتوں میں وفات تک آپ کا پیچھا جاری رکھا۔ حضرت الشیخ نے خاندان ولی اللہیؒ کے آخری چشم و چراغ

راس التقیاء حضرت شاہ عبدالغنی قدس سرہ العزیز محدث دہلوی ثم مہاجر مدنی سے علم حدیث حاصل کیا۔ علم ظاہر و باطن میں آپ کو جو کمال اور عروج حاصل تھا وہ واقفان حال سے مخفی نہیں پھر ان ولی اللہی علوم کا مرکز گنگوہ ہی رہا ہے تو آپ جمیع علوم کے ماہر تھے لیکن احادیث رسول سے آپ کو بہت ہی زیادہ شغف اور تعلق خاطر تھا۔ جب تک ظاہری بینائی نے ساتھ نہ چھوڑا آپ حدیث رسول کا دورہ ہمیشہ ہی پڑھاتے رہے حدیث شریف کی مشہور مشکل کتاب ترمذی شریف کی شرح "الکوکب الدری" کے نام سے جو موجود ہے جسے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ثم مدنی مدظلہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے، نے قلم بند کی تھی۔ ترمذی شریف کی اس شرح میں مسلک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر بڑے ٹھوس اور زبردست قوی دلائل کا ذخیرہ موجود ہے۔ جن کا تذکرہ حنفی مسلک کی اور کسی کتاب میں نہیں ملتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت امام ربانی مرحوم کا طریقہ درس بہت ہی آسان تھا۔ درشتی اور سختی وغیرہ نام کو بھی نہیں تھی۔ بالکل نادان طالب علموں کے لایعنی سوالات کا بھی آپ برا نہ مانتے بلکہ اس کی عقل کے مطابق بہترین جواب باصواب سے سرفراز فرماتے اور اگر طلباء کی اکتاہٹ اور تھکان وغیرہ کو محسوس فرماتے تو درمیان میں ایسا بااصول لطیفہ بیان فرما دیتے کہ طلباء کی تھکان دور ہو کر وہ پھر سے مستعد ہو جاتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے طلباء کی تھکاوٹ کا اندازہ کیا تو فرمایا کہ "میاں ہم جب دہلی میں میں پڑھتے تھے اسی وقت کا قصہ ہے کہ ایک سقہ کمر پر مشک لادے قلعی دار کٹورہ بجاتا اور جھنکار کی آواز پر لوگوں کو بلا رہا تھا کہ سبیل ہے سبیل ہے بہت سے آدمی آتے اور ٹھنڈا پانی پی کر چلے جاتے تھے ایک بیچارہ گنوار بھی اس کی آواز کو دیر سے سن رہا تھا حیران تھا کہ دہلی میں سب کچھ کھایا بڑے بڑے مزے کی چیزوں کے نام سنے مگر خدا جانے یہ "سبیل" کیا چیز ہے؟ اور کیسا مزہ ہے لاؤ اسے بھی پی کر دیکھوں۔ غرض کہ وہ بھی سقہ کے پاس گیا اور اونگ لگا کر بولا بھائی ہمیں بھی سبیل پلاؤ اس نے مشک کا منہ کھول دیا اور غٹ غٹ پینے لگا۔ اتفاق ہے کہ پانی کے ساتھ مینگنی بھی منہ میں آگئی گنوار اس کو بھی چبا کر نگل گیا۔ جب پی چکا تو اوپر منہ اٹھا کر کہا۔ غل تو اتنا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی اور سبیل بس ایک ہی (قہقہ) (تذکرۃ الرشید) آپ کی سوانح تذکرۃ الرشید میں چند سوالات بھی جو طلباء کیا کرتے تھے۔ بطور نمونہ درج ہیں۔ احقر راقم عطاء اللہ بھی وہاں سے دو، تین سوال قارئین حضرات کی ضیافت طبع کے لئے درج کر رہا ہے۔

س:۔ مولوی میر شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ میری زبان کی گرہ کھول دے کہ میری بات لوگ سمجھنے لگیں۔ حق تعالےٰ نے قبولیت دعا کا اظہار بھی فرمایا کہ

تمہاری درخواست منظور ہے۔ اے موسےٰ حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کی لکنت عمر بھر نہ گئی جب بات کرتے تو لکنت کے باعث رانوں پر جوش غضب سے ہاتھ مارا کرتے۔

ج:۔ فوراً ہی جواباً فرمایا کہ موسےٰ علیہ السلام کی دعا ہی اتنا تھی جتنا منظور فرمالی گئی خود ہی اتنا سوال ہے کہ اتنی گرہ کھول دے کہ لوگ بات کو سمجھنے لگیں پس جو بات کہتے گو بدقت کہتے مگر لوگ اسے سمجھ ضرور لیتے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اگر یفقہوا قولی نہ کہتے تو دعا تمام ہوتی اور ساری لکنت جاتی رہتی درس میں سے کسی نے سوال کیا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

جس نے لاالہ الا اللہ کہا اور اسی پر مر گیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ وان زنی وان سرق یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نعم وان زنی وان سرق ہاں اگرچہ زنا یا چوری کرے اس حدیث کو ان احادیث کے ساتھ تعارض ہے جن میں فسق و فجور کے باعث وعید نار سنائی گئی ہے جواباً فرمایا اس سے مراد دخول جنت مطلق مراد ہے اور مطلق کے لئے کسی فرد کا وجود ہونا مطلق وجود کو بس ہے پس کلمہ طیبہ پڑھ کر اور کلمہ شریف کا ترجمہ اور مطلب و مفہوم سمجھ کر اس کامل و مکمل اعتقاد پر اگر وفات آتی ہے۔ جب کہ اس کا دل بھی جملہ ما جاء بہ الرسول علیہ السلام کی تصدیق کرتا ہو تو وہ مسلم ہے۔ اگرچہ فسق و فجور کے باعث اس کو نار جہنم وغیرہ کی بڑی سے بڑی سزائیں بھی بھگتنی ہوں گی۔ بالآخر وہ جنت کا مستحق ہے۔ اب کوئی شبہ رہا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بار بار تحقیق کرنا اس واسطے تھا کہ وہ ان بڑے گناہوں کو منافی ایمان تصور کرتے تھے جب حضرت علیہ السلام نے تاکید فرما دی تو حضرت ابوذرؓ بھی سمجھ گئے کہ یہ کفر نہیں ہاں جس وقت چور چوری کرتا ہے یا زانی زنا کا مرتکب ہوتا ہے اس وقت وہ دولت ایمان سے خارج ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ایمان لوٹ آتا ہے اور اگر ایسی حالت میں موت آجائے تو اس کے ایمان میں اگرچہ اختلاف ہے مگر محقق مذہب یہی ہے کہ وہ کامل ایمان کی دولت عظمیٰ سے محروم ہو گیا۔

کمالات رشیدیہ کو شمار کرنا ہمارے ایسے طالب علم کی وسعت سے باہر ہے جن کے فیض صحبت سے حضرت شیخ الہندؒ، شیخ الاسلام مولانا خلیل احمد صاحب وغیرہ جیسی متعدد باکمال ہستیوں کو جنم دیا۔ اور جن کے متعلق خود آپ کے مرشد عارف باللہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول موجود ہے فرمایا اگر حق تعالےٰ نے مجھ سے دریافت کیا کہ امداد اللہ تو میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے۔ تو میں مولوی رشید احمد صاحبؒ اور مولوی محمد قاسم صاحب کو پیش کر دوں گا کہ یا الٰہی یہ لے کر حاضر ہوا ہوں (تذکرۃ الرشید) آپ کا باطن اس قدر روشن تھا کہ جن دنوں

آپ کی ظاہری بینائی ختم ہو چکی تھی۔ ان دنوں ایک یوم حضرت مولانا امیر تبلیغ محمد الیاسؒ دبے پاؤں آکر آپ کے کمرہ میں دور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کہ بیچے سے سانس کی خوشبو آرہی ہے عرض کیا گیا حضرت مولوی محمد الیاس آیا ہے۔ نیز ایک اور موقع پہ آپ کے معتقد فضل حق کا لڑکا اکرام الحق حاضر خدمت ہوا تو فرمایا کہ آج فضل الحق کی سی بو آتی ہے۔ حاضرین نے عرض کیا کہ حضرت ان کا لڑکا اکرام الحق بیٹھا ہے۔ اسی قسم کے بڑے عجیب واقعات آپ کی مستند سیرت تذکرۃ الرشید میں منقول ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰنؒ کا یہ فرمان بھی درج ہے کہ میاں مولانا رشید احمد صاحبؒ کا حال پوچھتے ہو وہ تو دریا پی گئے اور ڈکار تک نہ لی۔

نیز ایک ہندو جوگی کا قول بھی ہے کہ میں نے دنیا میں گشت کیا مگر ایسا کامل شخص اپنی عمر بھر نہیں دیکھا۔ حضرت امام ربانی حکایات بھی بڑی عجیب وغریب سنایا کرتے تھے۔ ایک بار اپنی مجلس میں فرمایا کہ کسی مسجد میں ایک ملا رہتا تھا سب لوگ اسی مولوی سے مخصوص قسم کی جو فاتحہ مروج کر رکھی ہے کراتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بوڑھیا کھانا لے کر آئی اتفاق سے اس وقت ملا جی مسجد میں نہ تھے۔ ایک مسافر بیٹھا تھا۔ وہ بوڑھیا یہ سمجھ کر کہ مقصود تو ایصال ثواب ہے۔ کھانا اس مسافر کے حوالے کر دیا، وہ کھانا دے کر واپس جا رہی تھی کہ مسجد کے دروازے کے قریب ملا جی مل گئے۔ دریافت کرنے پہ بڑھیا نے بتایا کہ کھانا لائی تھی۔ آپ کی عدم موجودگی کے باعث ایک مسافر کے حوالے کر دیا ہے ملا جی ایک لاٹھی لے کر مسجد کے فرش کو خوب پیٹتے رہے اور غل مچاتے رہے آخر فرش کو پیٹ کر گر گئے لوگوں نے جب یہ تماشا دیکھا تو حقیقت حال کے لئے ملا جی کی خدمت میں دوڑے آئے پوچھا ملا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ بھائی میں تو مدت سے یہاں رہتا ہوں اور آپ کے سب مردوں سے واقف ہوں انہی کو ثواب پہنچاتا رہتا ہوں۔ یہ نیا آدمی ہے خدا جانے اس نے کس کو ثواب پہنچایا اس لئے میرے مسجد میں داخلی ہوتے ہی سب مردے مجھ کو آکر لپٹ گئے میں نے ان کو بھگانے کی بڑی کوشش کی مگر میں ایک تھا وہ زیادہ تھے اس لئے انہوں نے مجھے گرا دیا ایک دو بار اگر یہی عمل رہا تو میں مر جاؤں گا اس لئے میرا استعفیٰ منظور کر کے مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے۔ انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ آئندہ کے لئے ہم ایسا ہرگز ہرگز نہیں کریں گے۔ یہ حکایت کر کے مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ایصال ثواب صرف ملا جی سے کرانا فعل مستحسن نہیں ہے خدا واسطے ہر اُس آدمی کو دو جو مستحق ہو۔ ملا جی کی اسلام میں کوئی قید نہیں ہے ہاں علمائے اسلام کی آپ نہایت قدردانی فرماتے۔ آپ کے ملفوظات میں ہے کہ فرمایا کہ جو لوگ علمائے دین کی توہین اور ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔ قبر میں ان کا منہ قبلہ سے پھر جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی کو اس بات پر یقین نہ آئے تو وہ اس کو دیکھ لے۔

یہ قول کسی عام مولوی صاحب وغیرہ کا نہیں بلکہ وقت کے امام ربانی کا ہے مولانا تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ایک بار مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے کہ آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہماری نظر ایسی نہیں بولے جی ہاں ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا اور آپؒ مجتہد بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے کبھی آپؒ پر رشک نہیں کیا۔ مزید مولانا تھانوی مرحوم کا قول ہے کہ واقعی حضرت مولانا گنگوہیؒ اپنے وقت میں اس فن کے مجتہد تھے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت میں انتظامی شان بھی تھی خصوصاً شریعت کی حفاظت میں ایک مرتبہ امیر شاہ خان صاحبؒ نے حضرت گنگوہیؒ کے ایک فتویٰ کے متعلق ہیں کچھ توسیع فرمایا گیا تھا۔ حضرتؒ کو ایک خط لکھا کہ جب آپؒ حضرات ایسی باتوں کو جائز کہیں گے تو بدعتی نہ معلوم کہاں پہنچ جائیں گے۔ لکھنے تو لکھ گئے مگر اس کے بعد تنبیہ ہوا کہ ایسا لکھنا سوء ادب تھا۔ پھر اس نے دوسرا خط لکھا کہ ایک خط ایسی بے ادبی کا لکھ چکا ہوں اور نادم ہوں اُمید ہے کہ احقر کو معاف فرمائیں گے تو حضرتؒ نے جواباً تحریر فرمایا کہ امیر شاہ خان صاحب مجھے حیرت ہے کہ اظہار حق کے بعد ندامت کیوں؟ مجھ کو تو جیسے پہلے خط سے خوشی ہوئی تھی دوسرے خط سے اتنا ہی رنج ہوا ہے یہ تھی ان حضرات کی شان کہ حفاظت شریعت کو کتنا مقدم سمجھتے تھے (الافاضات الیومیہ) یہ نور ایمان اہل کمال بزرگوں میں ہوا کرتا ہے کہ وہ اپنی انا اور احترام کی بجائے شریعت کے نفاذ کو مقدم دیکھ کر خوش ہوتے ہیں نبوی زبان میں اس مزاج کی ترجمانی یوں فرمائی گئی ہے کہ موتوا قبل ان تموتوا، بزرگوں کی حکایات لکھنے کا مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ ہم کو بھی اپنی زندگی بزرگوں کے نقش قدم کے مطابق گزارنی چاہیئے ورنہ صرف اعتقاد اور عمل میں تضاد بزرگوں سے محبت کی علامت نہیں ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

حضرت سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم کی ایک طویل نظم جو حضرت امام ربانی مولانا گنگوہیؒ کے مزار پر بیٹھ کر انہوں نے کہی تھی۔ اس کے صرف دو شعر ملاحظہ فرمائیں۔

وہ کہ تھا مجاہد شاملی صفشکن جس نے اُلٹیں فرنگ کی
اسی صف شکن کی یہ گھات ہے اسی شیر کا یہ کچھار ہے
کبھی جام پینے پہ آگئے تو سمندروں کو چڑھا گئے
یہ جو آج تک نہیں ہوش ہے مے عشق ہی کا خمار ہے

بقیہ: رواں دواں

کام کے لیے تمام قوم متفق ہے وہ یقیناً قوم کے فائدے کا ہے اور قوم نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ دیا کہ پارلیمانی انتخاب ۱۶ اکتوبر کو لازماً ہوتے چاہئیں۔ اس کو التوا میں ڈالنے کے لیے متناسب نمائندگی سیاسی پارٹیوں کی رجسٹریشن اور حسابات کی چیکنگ ایسے ٹنٹے کھڑے نہ کیے جائیں۔
خدارا ملک کی بھلائی کے لیے مثبت رویہ اپنائیں۔

بائیکاٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی پر تادیبی کارروائی کی جائے گی

مفتی محمود

پاکستان قومی اتحاد نے بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا، کوئی پارٹی نہ امیدوار کھڑے کر سکیگی نہ ہی اس کے حامی ووٹ ڈالیں گے

پاکستان قومی اتحاد نے بلدیاتی انتخابات کے مکمل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ قومی اتحاد میں شامل جماعتیں اور ان کے حامی کسی صورت میں ان انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ بائیکاٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی پر تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ قومی اتحاد کے سربراہوں کے اجلاس کے بعد مولانا مفتی محمود نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی نے قرارداد کے الفاظ پر اختلاف کیا ہے تاہم ہر جماعت کو اتحاد کے فیصلہ کی پابندی کرنا ہو گی۔ کونسل میں افغانستان اور جوہری توانائی کے مسئلہ پر صدر ضیاء الحق کے مؤقف کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ غیر جانبدار تحریک میں شمولیت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ مفتی محمود نے کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ایران اور افغانستان میں انتخابات کی وجہ سے انتشار پیدا ہوا بلکہ ایران میں عوام حکومت کے طور طریقوں سے تنگ آ چکے تھے جب کہ افغانستان میں ایک اقلیت

غیر جانبدار تحریک میں شمولیت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

عوام پر زبردستی مسلط ہو گئی ہے پاکستان میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے نتائج کو جنرل یحییٰ خان نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جبکہ ۱۹۷۷ء میں بھٹو نے انتخابات میں دھاندلیاں اور بے ضابطگیاں کیں اسی لیے پاکستان قومی اتحاد نے بھٹو حکومت کے خلاف تحریک چلائی۔

پاکستان قومی اتحاد نے بلدیاتی انتخابات کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے اور یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ قومی اتحاد میں شامل جماعتیں اور ان کے کارکن کسی صورت میں ان انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ اتحاد کا کوئی کارکن یا نمائندہ نہ تو کاغذات نامزدگی داخل کرے گا نہ ووٹ دینے جائے گا بلکہ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر بھی ان انتخابات سے کوئی سروکار نہیں رکھے گا اور جو جماعتیں اس فیصلہ کی پابندی نہیں کریں گی ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی قومی اتحاد نے یہ فیصلہ گزشتہ شب اتحاد میں شامل جماعتوں کے سربراہوں کے اجلاس میں کیا اور اس کا اعلان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے آج ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان، خاکسار تحریک کے سربراہ خان محمد اشرف خان اور پیر صاحب پگارا کے نمائندہ نوابزادہ عبدالغفور ہوتی اس موقع پر موجود تھے جبکہ جماعت اسلامی کا کوئی رہنما یا نمائندہ اس پریس کانفرنس میں موجود نہیں تھا۔ مولانا مفتی محمود نے بتایا کہ قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کا آئندہ اجلاس ۸ ستمبر کو راولپنڈی میں ہو گا جس میں بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کے طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا انتخابات کے بائیکاٹ کا فیصلہ متفقہ تھا؟ تو انہوں نے کہا یہ ہمارا فیصلہ ہے جس کی پابندی جماعتوں کو کرنی ہو گی۔

ان سے پوچھا گیا کہ آیا جماعت اسلامی کو اس فیصلہ سے اختلاف ہے تو انہوں نے کہا کہ اختلاف کرنا جمہوری بات ہے اور حکومت نے بلدیاتی انتخابات کرائے تو ہم ان کے نتائج کو کسی صورت میں تسلیم نہیں کریں گے اور اس کے تحت کئے گئے کسی کام یا فیصلہ کو قبول نہیں کریں گے اور یہ بات پھر ایک طویل منصوبے کے تحت بہت آگے جائے گی۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات ضرور ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات ملتوی ہوئے تھے اس وقت تک کاغذات نامزدگی داخل کئے جا چکے تھے اور سب تیاریاں مکمل تھیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے سیاسی سرگرمیوں کی بحالی کے بارے میں کوئی اعلان نہیں کیا گیا جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ عام انتخابات کے انعقاد میں مخلص نہیں ہے۔ ایک سوال کہ قومی اتحاد کے فیصلہ میں جماعت اسلامی بھی شامل ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے ساتھ وہی چلے گا جو ہمارے فیصلہ کی پابندی کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کو بالواسطہ اور بلاواسطہ کے الفاظ پر اختلاف تھا اور اسے باقی قرارداد سے پوری طرح اتفاق تھا انہوں نے مسلم لیگ کے متعلق بتایا کہ اتحاد کے اس فیصلہ سے پیر صاحب پگارا پوری طرح متفق ہیں اور انہیں یہ قرارداد ٹیلیفون پر پڑھ کر سنائی گئی ہے اس موقع پر نوابزادہ عبدالغفور ہوتی نے کہا کہ ہم قومی اتحاد کا ایک حصہ ہیں قومی اتحاد کے فیصلوں کے پوری طرح پابند ہیں

انہوں نے کہا کہ اگر مسلم لیگ کا کوئی کارکن یا رہنما اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے خلاف

افغانستان اور جوہری

توانائی کے مسئلہ پر صدر

ضیاء الحق کے موقف

کی حمایت

تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ اس سوال پر کہ قومی اتحاد کی طرف سے رجسٹریشن کی درخواست دی جائے گی مفتی محمود نے کہا کہ قومی اتحاد نے رجسٹریشن کا حکم فوراً واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے اور ہم حکومت کی طرف سے ردعمل کا انتظار کریں گے اس کے بعد اس کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے انتخابات سے قبل وزیر اعظم اور صدر کے اختیارات کی تقسیم کے متعلق آئین میں کوئی ترمیم کی تو ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ آئین میں ترمیم کا حق صرف منتخب پارلیمنٹ کو ہے ان سے دریافت کیا کہ قومی اتحاد کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو کیا حکومت کے خلاف محاذ آرائی کی پالیسی اختیار کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا انحصار اس امر پر ہے کہ حکومت کی طرف سے ہماری بات کا کیا جواب ملتا ہے عام انتخابات کی تاریخ قریب آ رہی ہے صدر مملکت نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انتخابات سے دو ماہ قبل سیاسی سرگرمیوں کی عام اجازت دے دی جائے گی لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں اس کا ذکر نہیں کیا جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ عام انتخابات کے معاملہ میں سنجیدہ نہیں ہیں ان سے پوچھا گیا کہ سربراہ اجلاس میں جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد کیوں شریک نہیں ہوئے اور اس پریس کانفرنس کے موقع پر بھی جماعت اسلامی کا کوئی نمائندہ موجود نہیں مفتی محمود نے کہا کہ میاں طفیل محمد کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تاہم اس کے اختیار نمائندوں پروفیسر غفور اور قاضی حسین احمد نے شرکت کی تھی اور پریس کانفرنس میں تمام جماعتوں کی نمائندگی کی ضرورت نہیں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور حکومت کے درمیان نورا کشتی ہو رہی ہے ہمارے نزدیک حکومت اور پیپلز پارٹی دونوں ایک ہیں

امور خارجہ

پاکستان قومی اتحاد کی کونسل نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی حالیہ تقریر پر تفصیل سے غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے یہ امر باعث اطمینان ہے کہ صدر نے قوم کو اعتماد میں لینے کی کوشش کی ہے افغانستان کی موجودہ تشویشناک صورتحال اور افغان پناہ گزینوں کے بارے میں جو مؤقف حکومت نے اختیار کیا ہے کونسل اسے ہر اعتبار سے صحیح سمجھتی ہے افسوس ہے کہ ترہ کی حکومت کے بے سروپا پروپیگنڈے کا سدباب کرنے اور رائے عامہ کو حقائق سے روشناس کرانے کے لیے موجودہ انتظامیہ مناسب اقدامات کرنے سے قاصر رہی ہے ایک برائے نام اقلیتی حکومت جبر و تشدد اور تخریب کاری کے ذریعہ برسر اقتدار آئی تھی اور جسے اب تک ملک پر موثر کنٹرول حاصل نہیں۔ اس کے بارے میں صدر مملکت کا یہ کہنا کہ پاکستان پہلا مسلمان ملک تھا جس نے اسے تسلیم کیا کوئی قابل فخر بات نہیں بالخصوص اس نام نہاد حکومت نے جس طرح معاندانہ رویہ اختیار کیا اور افغانستان کے داخلی معاملات میں پاکستان کی مداخلت کے افسانے تراشے اس کی فضائیہ اور فوج نے ہماری سرحدوں کی خلاف ورزی کی اور ہمارے ایک سفارت کار کو اغوا کر کے اس سے بالجبر بیانات دلوائے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی کمیونزم اور اس کے افغان گماشتوں کے پاکستان کے بارے میں کیا عزائم ہیں۔

جوہری توانائی

کے اصول کے بارے میں بھی یہ کونسل حکومت کے موقف سے متعلق ہے ہماری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ تیل کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ سے جس طرح قومی معیشت متاثر ہوئی ہے اس کے پیش نظر ہمیں متبادل انتظام کرنے کا حق حاصل ہے پرامن مقاصد کے لیے اس ٹیکنالوجی کے استعمال کی تمام یقین دہانیوں کے باوجود کارٹر انتظامیہ کا امداد بند کرنے کا فیصلہ اپنے حلیف ممالک کو بھی ہماری اقتصادی امداد سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنے ہماری ایٹمی تنصیبات کو کمانڈوز کے ذریعہ تباہ کرانے کی بالواسطہ دھمکیاں ہمسایہ ملکوں میں مسلسل بم کے مفروضے سے اضطراب پیدا کرنے کی کوششیں نہ صرف انتہائی مذموم ہیں بلکہ یہ ایک آزاد قوم کی خود مختاری پر ضرب ہے جسے کوئی خود مختار ملک برداشت نہیں کر سکتا۔ کونسل کی رائے ہے کہ افغانستان اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے مسئلہ پر نہ صرف اقوام متحدہ کی سطح پر حقائق کو منظر عام پر لانا چاہیے بلکہ مسلمان ممالک کی سربراہی کانفرنس کا ہنگامی اجلاس بلاتاخیر طلب کرنا چاہیے تاکہ ان دو بڑی طاقتوں کے پاکستان دشمن اقدامات سے پورے عالم اسلامی کو جو خطرات درپیش ہیں ان سے مشترک طور پر مقابلہ کیا جا سکے۔ کونسل نے سینٹو کے خاتمے اور آر سی ڈی کے متوقع خاتمے کی صورت میں اسلامی ممالک ترکی ایران پاکستان کے درمیان اشتراک و تعاون کے کسی متبادل انتظام کی عدم موجودگی پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور اسے موجودہ انتظامیہ کی خارجہ پالیسی کی ناکامی کا مظہر قرار دیا۔ غیر جانبدار تحریک میں پاکستان کی شمولیت کو جس فخریہ انداز میں قوم کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اس کا بھی حقائق سے کوئی تعلق نہیں متضاد نظریات رکھنے والے اور درحقیقت اکثر وابستہ ارکان کے اس کلب سے پاکستان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ نہ اس تنظیم سے ہمیں اقتصادی یا فوجی امداد میسر آ سکتی ہے نہ اس فورم میں ہم اپنے اہم ترین مسائل مثلاً کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے یا حکومت افغانستان کی معاندانہ روش کو زیر بحث لا سکتے ہیں کونسل کی رائے ہماری خارجہ پالیسی کی کوئی سمت متعین نہیں ہے۔ مزید برآں ہمارے سفارتخانوں کی کارکردگی بھی بے عمل نظر آتی ہے۔

رواں دواں — زاہد بلند شہری

اصغر خان کا بھٹو کی رہائی کا مطالبہ!

امریکی رویہ اور پسماندہ ممالک

نوجوان کا اغواء

جنرل صاحب کی پارلیمانی انتخابات کے بارے میں خاموشی

تحریک استقلال نے حال ہی میں اخبارات کو اصغر خان کا جنرل ضیاء کے نام لکھا گیا وہ خط جاری کیا ہے جو اصغر خان نے مسٹر بھٹو کو پھانسی دیئے جانے سے قبل بھیجا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ اصغر خان مسٹر بھٹو کی رہائی چاہتے تھے کیونکہ ہر سیاسی لیڈر کو میدان سیاست میں رہنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔

یہ بات اپنی جگہ بجا ہے کہ سیاسی راہنما کو عوام کے سامنے آنے یا عوام کے پاس جانے کا حق حاصل ہے۔ مگر کیا اس شخص کو بھی جو بزعم خویش عوام کا ہمدرد ہو اور حقیقت میں عوام کی جڑیں کاٹ رہا ہو۔ اگر اصغر خان مسٹر بھٹو کو میدانِ سیاست میں دیکھنے کے خواہش مند تھے تو وہ ان کے دور اقتدار میں انہیں پھانسی پہ لٹکانے اور قرطاس تاریخ پاکستان سے خارج کرنے کی باتیں کس "وجہ" سے کر رہے تھے۔ عوام ناصر باغ کا وہ جلسہ نہیں بھول سکتے جس میں انہوں نے بھٹو کو درخت پر لٹکانے کے دعوے کیے تھے کیا اس وقت ذاتی شہرت مقصود تھی۔ شہرت کے سلسلے میں اصغر خان کو قومی اتحاد کا مرہون منت ہونا چاہیے کہ اس کی بدولت انہیں کم از کم اخبارات کی حد تک تو شہرت مل چکی ہے۔

رہا یہ سوال کہ تحریک استقلال یہ خط بھٹو کی زندگی میں منظر عام پر کیوں نہیں لائی؟ تو اس کا سیدھا سادھا جواب ہے کہ اس وقت عوام مسٹر بھٹو سے بہت متنفر تھے۔ اگر اس موقع پر خط جاری ہو جاتا تو خطرہ تھا کہ اصغر خان کو عوام سے دامن بچانا مشکل ہو جاتا۔

دوسری جانب یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خط بھٹو کی موت کے بعد ہی کیوں جاری ہوا؟ اس کا جواب بھی پہلے کی ہی طرح سہل ہے کہ اصغر خان جو کہ سیاسی طور پر صفر پوزیشن کے مالک ہیں۔ اپنی حیثیت بڑھانے، پیپلز پارٹی کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے اور انتخابی اتحاد کے لیے سیاسی طور پر راہ ہموار کر رہے ہیں۔ مگر ہمیں امید ہے کہ پیپلز پارٹی کی موجودہ جاگیردار اور سرمایہ دار قیادت ہرگز ہرگز اصغر خان کی کاغذی جماعت کے ساتھ تعاون کرنے پر تیار نہ ہوگی۔

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے جنرل کونسل قومی اتحاد کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ غیر جانبدار تحریک سے پاکستان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ نیز یہ کہ اس کے اکثر ممبران کسی نہ کسی طور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

غیر جانبدار تحریک کی کانفرنس ہوانا میں خوشگوار ماحول میں ختم ہوئی اس تحریک سے پاکستان کو تو بجا طور پر بقول مفتی صاحب کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا البتہ ہوانا کانفرنس سے پاکستان کو اپنے ایٹمی پروگرام کے لیے اخلاقی حمایت حاصل ہو جائے گی اور اس کی تکمیل میں بڑی رکاوٹ امریکہ مجبور ہو کر مخالفت ترک کر دے گا۔

امریکہ بہادر اگر مستقبل میں اپنی اقتصادیات اور معیشت کو بحال رکھنا چاہتا ہے تو اسے سوئٹزر لینڈ کی حقیقی غیر جانبدار پالیسی اپنانا چاہیے اور اگر امریکہ اس زعم میں رہا کہ وہ پاکستان ایسے ترقی پذیر تیسری دنیا کے ملک کو ڈرا دھمکا کر ایٹمی پالیسی پر چلا سکتا ہے تو یہ اس کا خیال خام ہے کیونکہ دنیا کی تاریخ میں کوئی بھی ڈکٹیٹر زیادہ عرصہ تک اپنا حکم نہیں چلا سکا اور پھر ایسے سائینٹیفک دور میں تو یہ قریباً ناممکن ہی ہے کہ آمرانہ طور طریقے اختیار کر کے چھوٹے ملکوں اور ریاستوں پہ دباؤ ڈالا جائے اور انہیں معاشی و سیاسی طور پر بانجھ بنا دیا جائے۔

امریکی سینیٹر یہودی لابی کے اشارے پر پاکستان اور اس کے حلیفوں کے خلاف جو زہر افشانی کر رہے ہیں۔ وہ سراسر کارٹر انتظامیہ کی باقاعدہ طے شدہ پالیسی کے تحت ہو رہا ہے۔ ایٹمی پروگرام کو کمانڈوز کے ذریعے تباہ کرنے کی باتیں بھی امریکی پریس کا محض پروپیگنڈہ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اس قسم کا پروگرام عرب ریاستوں اور سعودی عربیہ کے تیل کے کنوؤں پر قبضہ کرنے کے بارے میں بن چکا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس ایسے پروگرام پر عملدر آمد سے قبل ہی اس کا انکشاف ہو جاتا ہے۔

پاکستان جس طریق اور نہج پر اپنی معیشت کو مستحکم بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں پاکستان نہ صرف زراعت بلکہ اقتصادیات میں بھی خود کفیل ہو جائے گا۔ پاکستان کی ان کوششوں میں خود پر انحصار کرنے کے علاوہ ایٹمی ری پراسیسنگ کے پلانٹ پر بھی منحصر ہے کیونکہ پاکستان کے ایٹمی توانائی کے ذرائع اتنے نہیں ہیں کہ آئندہ سو سالوں کے لیے ہماری معیشت کا ساتھ دے سکیں۔

اس لحاظ سے پاکستان کے لیے ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ کا حصول از حد ضروری ہے۔

اغوا کی وارداتوں کے بارے میں ایک ضخیم تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے کیونکہ انسانی شعور کی ترقی کے بعد سے ہی انسان نے انسان کا اغوا شروع کر دیا تھا۔ اس میں اغوا کنندگان کا معاشی و اقتصادی فائدہ مضمر ہوتا تھا اب اغوا کے

وارداتیں گو کہ مفاد کے حصول کے لیے کی جاتی ہیں لیکن اس میں ذاتیات اور انانیت کا بڑا عنصر کارفرما ہوتا ہے۔ اب تو عموماً ہونے والے اغواء مخالف پارٹی کو ڈرانے دھمکانے یا من مانی کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

خاص قسم کے اغواء نوجوان لڑکیوں کے ہوتے ہیں جو صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے اور ممالک میں بھی بلا تمیز مذہب و رنگ ہوتے ہیں ایسے اغوا کرنے والے اپنی حیوانی خواہشات کو پورا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اغوا کی وارداتوں نے بھی سائنس کے ساتھ ساتھ ترقی کی اور اغوا انسان کی حدود سے نکل کر ہوائی جہاز ایسی دیو ہیکل چیزوں کے اغواء تک پھیل گیا ہے۔ آئے دن جہاز اغوا ہوتے ہیں جہاز اغواء کرنے والے جہاز اور مسافر چھوڑنے کے لیے جہاں کثیر رقم کے حصول کا مطالبہ کرتے ہیں وہاں سیاسی قیدیوں کی رہائی بھی ان کے مطالبوں میں شامل ہوتی ہے۔

آج سے سو سال قبل کے انسان کے لیے ہوائی جہاز کا اغواء یقیناً حیرانی کی بات ہے مگر آج کا دَور اسے کسی بھی عجوبے میں شامل نہیں کرتا۔

دورِ حاضرہ میں جاہ پسند اور خود پرست لوگ جہاں ریڈیو۔ ٹی وی اخبارات اور رسائل کی خوشامد کر کے سستی شہرت حاصل کرنے کے جتن کرتے ہیں وہاں خود اپنی دولت بھی خرچ کرتے ہیں مگر پاکستان کے ہائی جیکر سید حسن نے اپنے آپ کو دنیا میں متعارف کرانے کے لیے جہاز اغواء کیا اور شومئی قسمت کہ سستی شہرت کی ان منازل کو نہ پہنچ سکا جو واقعتاً اس کے خیالوں کی تعبیر تھی۔

جہاز کے اغواء کے بعد اغوا کی وارداتوں نے مزید ترقی کی ہے اس کی ترقی کہاں تک پہنچی اس کی مثال اس واقعہ سے مل سکتی ہے جو ۱۲ اگست کو ایبٹ آباد میں پیش آیا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص سردار لعل اکبر کا ۱۷ سالہ بھانجا جہانزیب ایک سکول کے سامنے ہارڈ بورڈ کی دکان کرتا ہے اس نے آٹھ بجے دوکان کھولی مگر ساڑھے ۹ بجے کے قریب دوکان سے غائب پایا گیا۔ دوکان کھلی تھی وہ ادھر اُدھر کہیں نہیں تھا جس پر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ نہ مل سکا۔ تاہم اسی دوران میں دوکان سے ایک رقعہ ملا جس کے مطابق تین عورتوں نے جہانزیب کو اغواء کیا ہے۔ ان عورتوں کے لکھے گئے رقعے کا متن یہ ہے۔

"ہم کل ۹ر۸ کو اس کے پاس دو تین
عورتیں آئیں تھیں کل یہ ہمارے
قابو نہ آیا آخر صبح ہمارے قابو آ گیا
اس کو ہم موٹر میں لے گئیں ہیں آپ
فکر نہ کریں۔ یہ ہم کو اچھا لگ گیا تھا
اس کو اپنے پاس رکھیں گی اس کو تلاش
کرنے کی کوشش مت کرنا تھوڑے
عرصے کے بعد اس کو ہم بھیج دیں گے"

گو کہ یہ اغواء کسی بھی سائنٹیفک طریقے پہ نہیں کیا گیا اور صرف نوجوان کا ہی اغواء ہے مگر اس اغواء کی خاص بات تو اغواء کنندگان کی جنس مخالف ہے جو مغرب کے لیے نہیں تو کم از کم ہمارے لیے بہت ہی اچنبے کی بات ہے۔

پاکستان میں اسی قسم کی واردات پہلی واردات ہے اور دوسرے لفظوں میں خواتین کا پہلا "کارنامہ" ہے جو انہوں نے سرانجام دیا ہے اور غالباً "آزادیٔ نسواں" کی پہلی کڑی ہے۔ اور جب مکمل "آزادی" مل جائے گی تو خدا جانے ملک میں کیا قیامت برپا ہو۔ کیونکہ یہ سب کچھ مغرب کا کیا دھرا ہے کہ مسلمان خواتین اپنے کو مذہب اور ملت سے علیحدہ کر کے اسی نہج پر جا رہی ہیں جو صرف اور صرف تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے حالیہ نشری تقریر میں بلدیاتی الیکشن کے سلسلے میں جس جوش و خروش سے تقریر کی اس کے برعکس پارلیمنٹ کے انتخابات کے لیے اتنی ہی خاموشی اختیار کر کے عوام کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں اور اب یہ بات عام لوگوں سے سننے میں آ رہی ہے کہ جنرل صاحب الیکشن نہیں کرائیں گے۔ اگر ۱۷ر اکتوبر کو پارلیمانی انتخابات نہ ہوئے تو یہ پاکستانی قوم کی ۳۲ سالہ دَور کی سب سے بڑی بدنصیبی ہو گی اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ جنرل ضیاء الحق اپنے مرحوم "محسن" کے نقش قدم پر چل رہے ہیں جو صرف اور صرف اسی جرم میں قدرت نے کیفر کردار میں پہنچا کہ عوام کے بنیادی حقوق میں سے بڑا حق رائے دہندگی کو ضبط کیا اور پارلیمنٹ کے انتخاب میں دھاندلی کر کے اپنے ارکان کو زبردستی پارلیمنٹ میں لانے کی کوشش کی۔ اس موقع پہ ۷ کروڑ عوام ایک طرف تھے اور سامراجیوں اور جاگیرداروں کا ٹولہ مسٹر بھٹو کی سربراہی میں ایک طرف تھا۔

جنرل صاحب ! مسٹر بھٹو سے عبرت حاصل کریں اور پارلیمنٹ کے الیکشن کی تاریخ کا فوراً اعلان کریں۔ موصوف کو پاکستان کے ہمسایہ ملکوں کے حالات و واقعات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ ایسے موقع پر ان کی ذمہ داریاں کس کام کے لیے ضروری ہیں اور کس کے لیے نہیں!

سیاسی لیڈروں نے روز اوّل سے ہی جنرل صاحب کو بتا دیا تھا کہ وہ نوکر شاہی کے شکنجے میں نہ آئیں بصورت دیگر یہ آپکو ذلیل و خوار کروائیگی اور اب جبکہ جنرل صاحب نے قومی اتحاد کے راہنماؤں کے مشورے پر کان نہیں دھرا نوکر شاہی ان سے وہ وہ کام کروا رہی ہے جو کہ ملک و قوم کی بھلائی سے کوسوں دُور ہیں۔ اور عوام کا بچہ بچہ جنرل صاحب کے لوکل باڈیز کے الیکشن کے فیصلے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور موصوف صدر کی ذاتی حیثیت بھی بڑی حد تک مجروح ہو رہی ہے یہ الگ بات ہے کہ "سب اچھا ہے" کی صدا ۳۰ سال کی طرح اب بھی ایوان صدر میں لگائی اور سنی جاتی ہے۔

اس نازک موڑ پہ ملک کو جمہوری عمل کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جب تک ملک جمہوریت کی طرف گامزن نہیں ہو گا معیشت ترقی نہیں کر سکے گی نہ صنعت اور نہ ہر فرد کی اوسط آمدنی ہی میں اضافہ ہو گا۔ بلکہ الٹا بے چینی اور عدم یقینی کی فضا مزید بڑھ جائے گی۔

جنرل صاحب نوکر شاہی کے دماغ نہیں بلکہ اپنے دماغ اور سوچ سے کام لیں کہ جس

باقی صفحہ ۹ پر

قومی اتحاد کی مرکزی کمیٹی نے بلدیاتی انتخابات کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ بحال رکھا

اتحاد کے ارکان انتخابات میں ووٹ بھی نہیں ڈالیں گے

پاکستان قومی اتحاد کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کا فیصلہ بحال رکھا ہے اور اعلان کیا ہے کہ قومی اتحاد بلدیاتی انتخابات میں نہ تو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر حصہ لے گا اور نہ ہی ووٹ ڈالے گا آج کمیٹی کے اجلاس کے بعد قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے ایک پریس کانفرنس میں کمیٹی کے فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ فیصلہ متفقہ طور پر کیا گیا ہے کہ جماعت اسلامی سمیت اتحاد میں شامل جماعتوں نے اس موقف کی حمایت کی ہے انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس چند روز تک لاہور میں ہوگا جس میں جماعت کے سابقہ فیصلے پر نظر ثانی کی جائے گی۔ توقع ہے کہ جماعت اسلامی قومی اتحاد کے فیصلے کی تائید کرے گی۔

مفتی محمود نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات ایک طویل منصوبے کا حصہ ہیں جس کے تحت حکومت اپنے اقتدار کو طول دینا چاہتی ہے یہ ایک کھلا فریب ہے اور قومی اتحاد اس فریب میں شریک نہیں ہوگا۔

مفتی محمود نے کہا کہ قومی اتحاد بلدیاتی انتخابات کو جمہوری عمل کا حصہ سمجھتا ہے مگر اس کا موقف یہ ہے کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کے بعد منتخب صوبائی حکومتیں کرا سکتی ہیں۔ انہوں نے [?] شبہ ظاہر کیا کہ بلدیاتی انتخابات، عام انتخابات ملتوی کرنے کا بہانہ بن سکتے ہیں مگر ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے کیونکہ اس طرح قوم اندھیرے میں بھٹک جائے گی انہوں نے عوام کو اس سازش سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ قومی اتحاد میں شامل جو جماعتیں بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیں گی۔ ان کے خلاف ضابطے کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

مولانا مفتی محمود نے اس بات پر بھی سخت اعتراض کیا کہ بلدیاتی انتخابات حصہ لینے والے امیدوار کو یہ حلفیہ بیان دینا ہوگا کہ اس کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے کہا کہ یہ شق انتہائی توہین آمیز ہے اور کوئی باعزت شخص اسے قبول نہیں کرے گا۔ یہ شق سیاستدانوں پر پابندی عائد کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس طرح ان کو نااہل قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ کارروائی سیاسی عمل اور سیاستدانوں کی سیاسی زندگی تباہ کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔

مولانا مفتی محمود نے کہا کہ اجلاس میں عام انتخابات کے لیے سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کے مسئلے کا جائزہ بھی لیا گیا اور کمیٹی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ شرط سیاسی جماعتوں کے قتل کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی قانون میں پہلے ہی یہ گنجائش موجود ہے کہ غیر ملکی امداد حاصل کرنے والی اور وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف سیاسی جماعت پر پابندی لگائی جا سکتی ہے اس لیے رجسٹریشن کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مفتی صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا قومی اتحاد اس فیصلے سے عام انتخابات ملتوی کرانے کی کوشش کا واحد مقصد یہ ہے عام انتخابات پروگرام کے مطابق ہوں۔

ایک اور سوال پر مفتی صاحب نے کہا کہ قومی اتحاد نے دو اہم نکات پر زور دیا ہے ایک تو یہ کہ ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔ دوسرے عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا جائے۔ مگر یہ بات افسوسناک ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی توہین آمیز ہے اور اس کی اسلامی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد نے آزاد کشمیر کے عوام سے بھی بلدیاتی انتخابات میں حصہ نہ لینے کی اپیل کی ہے۔

مولانا مفتی محمود نے بتایا ہے جمعیۃ العلماء مشائخ نے بھی قومی اتحاد میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اجلاس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ نوابزادہ نصراللہ خان، میاں طفیل محمد، خان اشرف خاں، دیوان غلام قطب الدین، چودھری رحمت الہٰی۔ مسٹر ایس ایم ظفر، سردار شوکت حیات خاں، خان حبیب اللہ خاں سعدی، حاجی فقیر محمد، رانا خداداد خان اور مولانا فتح محمد نے بھی شرکت کی۔

بقیہ:- مجلس شوریٰ

مصرف پر خرچ کرنے کی بجائے افسروں کے اللوں تللوں پر ضائع کرنے کا تجربہ سامنے ہے۔

۵۔ زکوٰۃ وعشر کو صحیح مصرف پر خرچ کرنیکی کوئی واضح یقین دہانی موجود نہیں ہے اور اس طرح ملت اسلامیہ کی اس اہم عبادت کو بیوروکریسی اور اس کے مقرر کردہ افراد کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ ان حالات میں حکومت کی مقرر کردہ کمیٹیوں کو زکوٰۃ اور عشر کی ادائیگی شرعی نقطہ نظر سے محل نظر ہے۔

اس لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو اس صورتحال پر سنجیدگی سے غور کر کے متفقہ لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔

اس وقت ملک بھر میں مزدوروں اور کسانوں کی بدحالی ہے اس کی مثال اس سے قبل کے کسی دور میں نہیں ملتی بے دھڑک کسانوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے اور غیر مستحق لوگوں کو زمینیں الاٹ کی جا رہی ہیں۔

مہنگائی نے مزدوروں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اڑھائی تین سو روپے سے چھ سات کنبے کا پیٹ پالنا مشکل ہو گیا ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مزدوروں کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کیا جائے اور کسانوں کو بے دخل

پیامِ انسانیت

مولانا ابوالحسن ندوی مدظلہ کی ایک تقریر

حضرت مولانا ابوالحسن ندوی دامت برکاتہ، کی ایک تقریر پیش خدمت ہے۔ موصوف مدرسہ امدادیہ مراد آباد کی دعوت پر "پیام انسانیت" کے سلسلے میں مراد آباد تشریف لائے۔ انہوں نے انصاف کونسل مراد آباد کے زیر انتظام منعقدہ جلسہ میں ٹاؤن ہال میں یہ تقریر فرمائی۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ سامعین میں بڑی تعداد غیر مسلم برادرانِ وطن کی تھی۔ شہر کے مدارس اسلامیہ کے اساتذہ وطلبہ، وکلاء، ڈاکٹرز تجار بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ تقریر ان دنوں ہوئی جب علی گڑھ میں فسادات ہو رہے تھے اور اطراف میں کشیدگی تھی۔

(عتیق احمد قاسمی بستوی استاد مدرسہ امدادیہ مراد آباد)

نئے مہمانوں کی آمد دنیا میں انسانوں کی آمد کا سلسلہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سال سے جاری ہے اور کوئی دن نہیں آتا کہ دنیا کی تاریخ میں نئے مہمان نہ آتے ہوں۔ آج کے دن صرف ہمارا اور آپ کا یہ شہر مراد آباد جس میں ہم سب جمع ہیں اگر آپ ٹوہ لگائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی آبادی میں آج بھی اضافہ ہوا ہے یہ شہنائیاں جو بج رہی ہیں (ایک قافلہ اس وقت شہنائیاں بجاتا سڑک سے گزر رہا تھا) یہ لوگ جو اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں، یہ سب علامتیں ہیں اس بات کی کہ دنیا کی رونق ابھی قائم ہے۔ دلوں میں امنگیں ہیں اور انسان اس دنیا میں ہنسی خوشی رہنا چاہتا ہے۔

جو بچہ بھی اس دنیا میں آتا ہے جو نیا مہمان بھی ہماری آپ کی اس محفل میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا خدا (جس نام سے بھی یاد کریں) انسان سے ابھی روٹھا نہیں ہے انسان پر سے اس کا اعتماد اور بھروسہ ابھی اٹھا نہیں ہے۔ وہ انسان سے مایوس نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو خدا کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ وہی بھیجتا ہے وہی بھیجنا بند کر دیتا ہے۔ ہم نے آپ نے جلسہ کیا ہے۔ ایک چھوٹی سی کوشش، جو آرہے ہیں ان کو آنے دے رہے ہیں۔ ہم ان کو آدمی سمجھتے ہیں۔ انہیں کے لیے ہم نے یہ محفل سجائی ہے۔ آپ کا یہ ہال تنگ پڑ رہا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ بلانے والے بھی خوش ہیں اور آنے والے بھی خوش ہیں۔ آنے والے شوق سے آرہے ہیں اور بلانے والے ان کو جگہ دے رہے ہیں۔ اگر بس چلے تو آنکھوں میں جگہ دیں۔

خدا انسانوں کو دنیا میں مجبوری سے نہیں بھیج رہا ہے ہم نے مجبوری سے انہیں جگہ نہیں دی ہے۔ شوق سے جگہ دی ہے۔ شہر میں اعلان کیا۔ کارڈ تقسیم کئے۔ ہم نے خود بلایا ہے۔ یہ بن بلائے نہیں آئے تو خدا کی مخلوق دنیا میں بن بلائے کیسے آسکتی ہے؟

تو جو بچہ بھی اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ چاہے کسی براعظم میں پیدا ہو کسی کانٹینینٹ میں پیدا ہو، امریکہ میں پیدا ہو، ہندوستان میں پیدا ہو یا یورپ اور مشرق وسطیٰ میں پیدا ہو۔ یا مشرق بعید میں پیدا ہو۔ وہ اس بات کا اعلان کرتا ہے (اور ایسا صاف اعلان کرتا ہے کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے) کہ ابھی اس سنسار کا پیدا کرنے والا انسانوں سے مایوس نہیں ہے وہ ان کو بسانا چاہتا ہے وہ ان کی مدد کرتا ہے خود ہماری پیٹھ پر ہماری کمر پر اس کا ہاتھ ہے اگر اس کا ہاتھ نہ ہوتا تو کتنے پھول بے کھلے ختم ہو جاتے۔ لیکن یہاں کا اتنا لمبا سفر کر کے جو مہمان یہاں آرہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اس دنیا سے ناراض ہو جائے تو اس کو ابھی توڑ پھوڑ کے رکھ سکتا ہے۔ کتنی لڑائیاں ہوئیں۔ انسانوں نے بڑی کوشش کی اس دنیا کو تباہ کرنے کی یہ ہم اور آپ سب مانیں گے۔

میں تاریخ کا ایک معمولی اسٹوڈنٹ ہوں ہم اور آپ جانتے ہیں کہ انسانوں نے اپنی بساط کے مطابق کئی مرتبہ کوشش کی کہ یہ دنیا باقی نہ رہے اور یہ جو دو عالمی جنگیں ہوئیں (ورلڈ وار فرسٹ اینڈ سیکنڈ) اس لڑائی کی آگ بھڑکانے والوں نے اپنی پوری ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ یہ دنیا ختم ہو جائے۔

نوشتۂ دیوار

اگر خدا کا ہاتھ اس دنیا کی پیٹھ پر نہ ہوتا

انسانوں کے سر پر نہ ہوتا۔ خدا کی حفاظت نہ ہوتی خدا بھی اس دنیا سے خوش نہ ہوتا اور انسان اس کو پیارا نہ ہوتا۔ تو یہ جو ہمارے جادوگر ہیں۔ یورپ وامریکہ جو ہماری قسمت کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہم مالک ہیں۔ یہ کب کا اس سنسار کو ختم کر چکے ہوتے۔ مگر ان کی اتنی کوششوں، منظم سائینٹیفک اور آرگنائزڈ ایسی کوششوں کے باوجود جس کی پشت پر سائنس تھی۔ ٹکنالوجی تھی اور اب ایٹامک انرجی بھی آگئی ہے۔ اس کے باوجود اس سنسار کو تباہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے آپ اسے نہیں سمجھ سکتے؟ یہ دلوار کا نوشتہ ہے۔ کہ خدا اس دنیا سے مایوس نہیں ہے۔ ابھی خدا اس دنیا سے مایوس نہیں ہوا کہ یہ فرش جو بچھایا گیا ہے یہ شامیانہ جو لگایا ہے اسے تہہ کر کے رکھ دے ورنہ ایک منٹ نہیں سیکنڈ کے بھی ہزاروں حصے میں اس دنیا کو ختم کر سکتا ہے۔ ہم کو قرآن میں بتایا گیا ہے۔ ”انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون“ کہ اس کے ارادے کی دیر ہوتی ہے اس نے ارادہ کیا اور کام ہوا۔ ارے بھائی ہم ٹیلیفون کرتے ہیں اٹھایا ریسیور، نمبر ملایا فوراً بات ہوگئی تو خدا کو کیا دیر لگ سکتی ہے؟

کیا آپ خدا کی منشا نہیں سمجھتے؟ خدا کو ابھی دنیا باقی رکھنا ہے مگر ہمارا آپ کا طرز عمل کیا ثابت کرتا ہے؟ خدا بھلے اس دنیا سے خوش ہو اور پیار کرے۔ مگر ہم اس دنیا سے خوش نہیں خدا تو مہمان پر مہمان بھیجے اور جب مہمان آتا ہے تو اپنی روزی لے کر آتا ہے یہ تو ہماری نالائقی ہے کہ اس کو وقت پر کھانا نہ ملے پیٹ بھر غذا نہ ملے۔ باقی خدا جو مہمان بھیجے گا اس کی روزی بھی بھیجے گا مگر ہم کیا ثابت کر رہے ہیں؟ ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ انسان سے بڑھ کر کوئی چیز قابل نفرت نہیں ہے۔

راوڑکیلا۔ جمشید پور۔ علی گڑھ جہاں جہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں وہاں کے ان شریف آدمیوں نے کتنے سانپ بچھو مارے ہوں گے اگر اس کا کوئی دفتر ہوتا تو میں وہاں جاکر پوچھتا اس کے اعداد وشمار دیکھتا کہ بھائی ہر شخص بتائے کہ اس نے کتنے بچھو مارے۔ کتنے سانپ مارے۔ کتنے بھیڑیئے، چیتے اور شیر مارے؟ ان میں بعض لوگوں کی زندگی گذر جاتی ہے۔ اور موذی جانور مارنے کی توفیق نہیں ہوتی، مگر انسان، انسان کو کس طرح مارتا ہے دیکھئے خدا اور انسان کے کام میں ایک ٹکراؤ اور تضاد ہے۔ خدا چاہتا ہے یہ دنیا پنپتے، پھلے پھولے سرسبز شاداب ہو۔ بارونق ہو یہاں اس کی رحمت کی محبت کی ہوائیں چلیں۔ یہاں محبت کی اور پریم کی بانسری بجے۔ یہاں محبت کی خوشبو پھیلے وہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ میں خوش ہو رہا ہوں یہ صورتیں دیکھ کر کس طرح اپنا دل دکھاؤں کہ کتنا خوش ہو رہا ہوں تو خدا کیا جو اس دنیا کا باغبان ہے پالن ہار ہے انسان کو بنانے والا ہے خوش نہیں ہوتا؟ اپنی بنائی ہوئی چیز پر سب خوش ہوتے ہیں۔

نگاہوں کا جادو

مرادآباد والوں کو اگر اپنے برتنوں پر ناز ہے تو خدا کو اپنی بنائی ہوئی چیز پر ناز نہیں ہوگا۔ مرادآباد کا رہنے والا جب کہیں جاتا ہے تو کہتا ہے میں اس جگہ کا رہنے والا ہوں جہاں سے بہتر ین برتن کہیں نہیں بنتے ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم بھی مانتے ہیں ہمیں آپ کا یہ دعویٰ تسلیم ہے مگر کیا ہم اور آپ کو ناز کرنے کا حق ہے برتن بنا لیا تو اس پر خوش۔ ایک مشین بنالی۔ تو اس پر خوش ایک کپڑا سی لیا تو اس پر خوش۔ اور خدا نے یہ گلدستہ بنایا۔ یہ چمن کھلایا انسان کو پیدا کیا جس کی وجہ سے ہر چیز میں قیمت پیدا ہوئی۔ اسے اپنی پیدا کی ہوئی چیز پر خوش ہونے کا حق نہیں؟

کہاں کا سونا۔ کہاں کی چاندی۔ کہاں کا مرادآباد کا برتن اور کہاں کا امریکہ کا کمپیوٹر۔ اور کہاں کی مشنری۔ سب ہماری اور آپ کی نگاہوں کا جادو ہے۔ ہم نے آپ نے سونے کو دیکھا قدر کی نگاہ سے سونا ہو گیا اگر ہم اور آپ آج کوئی انٹرنیشنل کنونشن کر لیں یا ہم کہیں طے کر لیں کہ ہمیں سونے سے کوئی مطلب نہیں سونا ہمیں پسند نہیں تو سونا اور مٹی برابر ہو جائے۔ سونا خود کوئی چیز نہیں۔ نگاہوں کا کھیل ہے آپ کی نگاہیں دھات پر پڑیں تو سونا بنا دیا۔ آپ کی نگاہیں ٹوٹ جانے والے شیشے پر پڑیں تو وہ ایسا ہوا کہ اس کو دل کی طرح عزیز رکھنے لگے۔ کوئی توڑ نہیں سکتا۔

پھول اور کانٹے میں فرق کیا ہے؟ آپ نے پھول کہا تو پھول ہو گیا۔ آپ نے کانٹا کہا تو کانٹا ہو گیا، تو ہم اور آپ طے کر لیں کہ آج سے پھول کانٹا ہے اور کانٹا پھول ہے تو پھول کانٹا ہو جائے گا اور کانٹا پھول ہو جائے گا۔ یہ سب ہماری اور آپ کی نگاہ کا کھیل ہے۔ دل کی توجہ کا۔ دل جدھر جھکا بس اسی چیز میں قیمت پیدا ہو گئی۔

بازار میں بھاؤ کیوں بڑھتا ہے۔ آپ سب کاروباری آدمی ہیں۔ بھائی بھاؤ کیوں بڑھا۔ کل وہی چیز تھی آج وہی چیز ہے لیکن کل اس کے دام کچھ اور تھے۔ آج اس کے دام کچھ ہیں۔ کیا فرق ہوا؟ کہاں سے فرق آیا؟ صرف آپ کو خواہش زیادہ ہو گئی۔ آپکو زیادہ چاہت ہو گئی۔ آپ اسے زیادہ خریدنے چلے گئے۔ دام بڑھ گیا۔ اگر آپ کہیں کہ کل سے ہم فلاں کپڑا نہیں خریدیں گے تو وہ کپڑا بے قیمت ہو جائے گا۔ کپڑوں کے جو نئے نئے فیشن نکلتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟ یہ فیشن پیرس سے نکلا ہے۔ لندن سے نکلا ہے لوگوں نے پسند کیا اور فیشن بن گیا اور ساری دنیا میں پھیل گیا اور پھر اس کے بعد اس کو ایسا بھول جاتے ہیں کہ اگر کوئی اس فیشن میں نکلے تو اسے دیوانہ سمجھیں اور آؤٹ آف ڈیٹ سمجھیں۔ اپٹوڈیٹ اور آؤٹ آف ڈیٹ کی حقیقت کیا ہے؟ آپ ہیں سب کچھ آپ نے کہا یہ چیز اچھی ہے زمانہ کے مطابق ہے وہ اپٹوڈیٹ ہو گئی۔ آپ نے کہا یہ پرانے زمانے کی چیز ہے ہمیں پسند نہیں تو آؤٹ آف ڈیٹ ہو گئی۔

تو آپ ہی اس دنیا میں سب کچھ ہیں مگر آپ کا طرز عمل یہ بتاتا ہے کہ آپ خدا کی مرضی پر خوش نہیں ہیں خدا کچھ چاہتا ہے آپ کچھ چاہتے ہیں۔ خدا بنانا چاہتا ہے آپ بگاڑنا چاہتے ہیں۔ خدا سرسبز وشاداب

رکھنا چاہتا ہے آرام پہنچانا چاہتا ہے۔ آپ کہتے ہیں ہم آرام نہیں پہنچنے دیں گے یہ ہمارا طرز عمل ہے گویا ہمیں خدا سے لڑائی ہے۔ معاف کریں ہمارے ہندو، مسلمان بھائی۔ ہم سب مذہبی لوگ ہیں۔ ہم سب یقین کرتے ہیں مذہب کی حقیقتوں میں۔ اس کی سچائیوں میں۔ لیکن ہم اپنے طرز عمل سے ثابت کرتے ہیں جیسے ہم کو خدا سے ضد ہو۔ وہ دن کہے تو ہم رات کہیں وہ رات کہیں تو ہم دن کہیں۔ وہ اچھا کہے تو ہم برا کہیں۔ وہ برا کہے تو ہم اچھا کہیں وہ کہے کہ مل کر رہو۔ محبت سے رہو ہم کہیں کہ ہمیں منظور نہیں۔

خدا کی بُردباری دیکھئے

ایک دکان پر آپ چلے جائیے اور دو ایک برتنوں پر ہاتھ صاف کر دیجئے۔ بے قرینہ کر دیجئے توڑنا پھوڑنا تو نہیں اس کا ذکر کیا۔ بے قرینہ رکھ دیجئے۔ تو دوکان والا خواہ آپ کو کیسا دوست ہو۔ کیسا شریف آدمی ہو وہ بگڑ جائے گا اور آستین چڑھا لے گا۔ کہ آپ کو کیا حق ہے۔ ہماری دکان کا انتظام کرنے کیوں آئے۔ خدا کی بردباری دیکھئے کہ برابر انسانوں کو بھیج رہا ہے۔ برابر روزی دے رہا ہے زمین غلّہ اُگا رہی ہے۔ آسمان پانی برسا رہا ہے۔ کسی چیز میں کوئی ہڑتال کوئی اسٹرائک نہیں۔ کہ خدا نے وہ چیز روک دی ہو ہماری نالائقی سے۔ لیکن ہمارا کیا طرز عمل ؟ ہم خدا کو برابر غصّہ دلانا چاہتے ہیں۔ شکر ہے اسی کی تعریف ہے۔ کہ وہ بچوں کی طرح غصّہ میں نہیں آتا۔ ورنہ اگر ہماری کرتوتوں سے وہ غصہ میں آجاتا تو کب سے یہ دنیا پلیٹ کر رکھ دی جاتی۔ لاکھوں برس لوگ کہتے ہیں اس کی عمر ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ بہت سی چیزوں سے پتہ چلتا ہے لوگ حساب لگاتے ہیں اس کا بھی پورا ایک فن ہے ہم اس کو چیلنج نہیں کرتے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خدا اتنے دنوں سے برداشت کر رہا ہے۔ خدا ابھی اس دنیا سے مایوس نہیں ہے۔ خفا نہیں ہے اور ہم بات بات پر خفا ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے تھا کہ خدا کا ہمارے ساتھ جو اخلاق و معاملہ ہے۔ کم سے کم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے بھائیوں کے ساتھ وہ معاملہ کرتے ہیں۔

خدا تو ایسا کہ جو چاہو کر گزرو۔ اور وہ خفا نہیں ہوتا یعنی اس طرح سے ناراض نہیں ہوتا کہ دنیا کو تہہ کر کے رکھ دے الٹ کر رکھ دے کہ بس ختم وہی زمین و آسمان، چاند سورج بارش و ابر۔ وہی قانون قدرت لا آف نیچر برابر چلے آ رہے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں برس سے۔ مگر ہمیں کچھ تو سوچنا چاہیے کہ آخر یہ کب تک ہوتا رہے گا ؟

علم نے کیا فائدہ پہنچایا ؟

آج دنیا میں علم کا کتنا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ ڈنکا بجایا جا رہا ہے لیکن اس علم نے ہمیں فائدہ پہنچایا۔ کیا ہم کو آدمی بنا دیا ؟ علم کا فائدہ تو ہم نے یہ اٹھایا کہ جو کام ہم بھدے طریقے پر کرتے تھے دیر میں کرتے ہیں اس کو ہم بہت سلیقے کے ساتھ ٹیکنیکل بہت اس کو رفائن امپروف طریقے پر اور بہت جلدی ہم اسے کر لیتے ہیں۔ یعنی پہلے ہلاکت بیل گاڑی پر بیٹھ کر بیل گاڑی کے راستے سے بیل گاڑی کب پہنچے گی تو ہلاکت بھی دیر سے پہنچے گی۔ پھر وہ گھوڑے سے جانے لگی۔ پھر ریل گاڑی سے۔ پھر ہوائی جہاز سے جانے لگی اور اب اٹیمک انرجی اور اس کی جو سرعت ہے اس کے زور سے جانے لگی۔ بتائیے کہ یہ انسانوں کے لیے اچھا ہوا ؟ پہلے ہی غنیمت تھا کہ ایک بادشاہ ملک فتح کرنے چلتا تھا۔ گھوڑوں پر اونٹوں پر، ہاتھیوں پر اتنی دیر میں دوسرے لوگوں کو خبر ہوتی وہ تیاری کر لیتے تھے اب تو سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں مل پاتی ہیروشیما میں، ناگاساگی میں کیا ہوا ؟ کیا ان کو کچھ مہلت ملی ؟ علم تو حاصل کر رہے ہیں لیکن یہ ایسا بن گیا ہے جیسے کہ کسی شرابی کے ہاتھ میں۔ بدمست کے ہاتھ میں تلوار آجائے۔ تیز دھار کی کوئی چیز آجائے۔ وہ تو شرابی بدمست ہے کسی کا گلا کاٹ دے گا۔ بھائی کا گلا کاٹ دے۔ بچہ کا گلا کاٹ دے۔ ایسے ہی آج بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔

خطرہ مول لینا پڑتا ہے میرے بھائی اور دوستو ! ابھی خدا نے ہمیں مہلت دی ہے اور دیکھئے اب بھی آوازیں، سچائیاں، خلوص میں سادگی میں اثر ہے کہ اتنے آدمیوں کو یہ دور بلا سکتا ہے اور میں جو ابھی تقریر سن رہا تھا اپنے ایک بھائی کی تو سوچ رہا تھا کہ ابھی یہ تڑپنے والے سوچنے والے دل و دماغ ہمارے ملک میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن قصہ یہ ہے کہ کوئی ہمت نہیں کرتا۔ جو فسادات ہوتے ہیں اس میں سب لوگوں کو ہسٹریا کا دورہ نہیں ہوتا۔ سب پاگل نہیں ہو جاتے۔ ہوتا یہ ہے کہ چند بدمعاش۔ خدا سے نہ ڈرنے والے انسان کو کوئی چیز نہ سمجھنے والے میدان میں آجاتے ہیں اور ہر شریف آدمی اپنی خیریت منانے لگتا ہے کہ ان غنڈوں اور بدمعاشوں کے کون منہ آئے ؟ ان کے کون سامنے آئے۔ اپنی عزت بھی خاک میں ملائے۔ شریف لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنی خیریت منانے لگتے ہیں۔ ورنہ کوئی شہر۔ کوئی گاؤں بھلے شریف آدمیوں سے خالی نہیں ہے لیکن وہ ڈرتے ہیں ہچکچاتے ہیں۔ ان کا زور، جادو چل جاتا ہے جو بدمعاش ہیں خدا سے نہیں ڈرتے۔ شریف آدمی اپنے کونوں میں بیٹھ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں بھائی ان رذیلوں، کمینوں، خونخواروں کے کون منہ آئے۔ کون ان کے سامنے آئے۔ لیکن اگر اس دنیا میں ایسا ہی ہوتا رہے تو یہ دنیا چل نہیں سکتی۔ اس میں تو خطرہ مول لینا پڑتا ہے۔

فسادیوں کے اندر کا انسان

سوگیا ہے۔ باہر کا حیوان

جاگ گیا ہے۔ انکے اندر

کے انسان کو جگانا ہے

میری معلومات زیادہ تر مذہبی ہیں۔ ہمارے

پیغمبر صاحب نے ایک مثال دی ۔ اس سے بہتر مثال مجھے اب تک نہیں ملی ۔ میں اس لیے بھی اسے بیان کرتا ہوں کہ ایسی تصویر کھینچ دینے والی مثال مجھے نہیں ملی ۔ آپ نے فرمایا ظلم و ستم، انارکی، بدنظمی، فتنہ و فساد یہ اگر دنیا میں آئے تو اس کو روکنا چاہیے اس میں کتنا نقصان ہو جائے ۔ اگر نہیں روکو گے تو تم بھی نہیں بچو گے اس کی آپ نے مثال دی کہ ایک کشتی ہے اس پر لوگ جا رہے ہیں ان کو کسی دوسرے ملک میں یا کسی دوسرے شہر میں جانا ہے ۔ دریا کا سفر ہے اس میں ایک اپر کلاس ہے ایک لور کلاس ہے ایک اوپر کا حصہ ہے جیسے کہ آج کل فرسٹ کلاس ہوتا ہے اور نیچے ڈیک ہوتا ہے کچھ مسافر ڈیک پر ہیں اور کچھ مسافر فرسٹ کلاس میں ہیں ۔ پانی کا انتظام اتفاق سے اوپر ہی ہے ۔ کشتی تو دریا میں چل رہی ہے ۔ لیکن دریا سے پانی لینا ہر ایک کے بس کا کام نہیں ڈول ہو رسی ہو ۔ تو یہ نیچے والے پانی لینے اوپر جاتے ہیں ۔ پانی کی فطرت یہ ہے کہ وہ گرتا ٹپکتا ہے ۔ جب پانی لے کر آئے تو کشتی ہلنے والی، تھوڑا اس پر ٹپکا تھوڑا اس پر ٹپکا ۔ صاحب لوگوں نے اپر کلاس والوں نے آستینیں چڑھا لیں کہ صاحب پانی کی ضرورت آپکو، پانی کی غرض آپ کو اور ہم پریشان ہوتے ہیں ۔ دیکھئے ہم نے کپڑا بچھا رکھا تھا ۔ فرش بچھا رکھا تھا آپ نے اس کو بھگو دیا دیکھئے ہمارے اوپر چھینٹے پڑ گئے ۔ ہم آپ کو پانی نہیں لے جانے دیں گے ۔

انہوں نے کہا پانی کے بغیر کیسے رہا جا سکتا ہے ؟ انہوں نے کہا چاہے جو ہو ہم آپکو پانی نہیں لے جانے دیں گے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نیچے والوں نے سوچا کہ پانی تو ہم ضرور لیں گے پانی کے بغیر گذارہ نہیں ۔ ایسا کرو کہ نیچے سوراخ کر لو اور وہیں سے اپنا ڈول، لوٹا ڈال کر پانی نکال لیا کرو ۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ان لوگوں میں سمجھ ہے اور ان کو زندگی پیاری ہے کچھ ہوش گوش ہے تو یہ خوشامد کریں گے ۔ ان کے پاس جائیں گے کہ تم پانی لینے آتے تھے اور ہم ناراض ہوتے تھے ۔ ہم خود پانی پہنچا دیں گے ۔ لیکن خدا کے لیے ہمارے اوپر رحم کھاؤ ۔ کشتی میں سوراخ نہ کرو ۔ اور اگر انہوں نے کہا کہ ہماری بلا سے ۔ ارے بھائی سوراخ تو نیچے ہو رہا ہے اوپر تو نہیں ہو رہا ہے ۔ ہم تو اوپر رہتے ہیں ۔ ہم تو بالانشین ہیں ۔ (معاف کیجئے بالانشین ایک خاص لفظ ہے ہماری اردو زبان میں) ہم تو اپر کلاس کے لوگ ہیں ۔ اور یہ لور کلاس کے ذلیل لوگ ہیں ۔ سوراخ کر رہے ہیں تو نیچے سوراخ ہیں ۔ ہم تو آرام سے رہیں گے ۔ آپ نے فرمایا جب سوراخ ہوگا تو نہ لور کلاس والے بچیں گے اور نہ اپر کلاس والے بچیں گے کشتی ڈوبے گی تو سب کو لے کر ڈوبے گی ۔

آج ہماری سوسائٹی میں صرف ہندوستان کو نہیں کہنا ۔ ہمارا یہ موجودہ بیسویں صدی کا سماج ایسی ہی کشتی بن گیا ہے ۔ کہ اس میں اپر کلاس والے بھی ہیں اور لور کلاس والے بھی ہیں اپر کلاس والوں کی پیشانی پر بل آتے ہیں اور یہ بات بات پر اپنا امتیاز ثابت کرتے ہیں اور یہ احساس برتری میں مبتلا ہیں ۔ نیچے والے کہتے ہیں (نیچے اوپر کا فرق یوں سمجھئے کہ جس کو ضرورت پڑتی ہے اس کو آپ لور کلاس سمجھ لیجئے اور جسے ضرورت نہیں پڑتی اسے اپر کلاس) کہ ہمیں کام سے کام ہے ہم کچھ نہیں دیکھنے ہمارا کام تو نکلنا چاہیے ۔ کرپشن ہے ۔ ذخیرہ اندوزی ہے ۔ بلیک مارکٹنگ ہے ۔ بے ایمانی ہے ۔ کام چوری ہے ۔ جن باتوں کو ہمارے ٹنڈن صاحب نے کہا یا اس کو روتے ۔ سچی بات یہ ہے کہ رونے کی چیزیں ہیں ۔ مزدور کام نہیں کرتا ۔ مزدوری زیادہ لینا چاہتا ہے اور جو مالک ہے مل اور کارخانے کا ۔ وہ چاہتا ہے کہ یہ کام تو کرے پورا سولہ آنے ۔ اور اگر کوئی ایسا قانون ہو کہ ایک آنہ ہم دے سکیں تو ایک ہی آنہ دیں ۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک کام نکالنا چاہتا ہے سب لوگ ان ڈائرکٹ طریقے پر سوراخ کر کے پانی بھر رہے ہیں پوچھنا پاچھنا کچھ نہیں اپنا کام ہے اللہ نے ہم نے ہاتھ دیئے ہیں پاؤں دیئے ہیں سمجھ دی ہے جو کچھ ہماری سمجھ میں آئے گا کریں گے ۔ اب سماج میں جو لوگ سمجھدار ہیں دانشور ہیں ۔ اسکالر ہیں ۔ محب وطن اور ملک کو چاہنے والے ہیں ۔ اگر انہوں نے کہا، ہماری بلا سے یہ جائیں ۔ ہم آنکھیں بند کرتے ہیں یہ چاہیں مریں یا چاہے جئیں تو نتیجہ کیا ہوگا ۔

کشتی میں پانی بھرے گا ۔ کشتی ڈوبے گی اور بھائی جب کشتی ڈوبے گی تو امتیاز نہیں کرے گی ۔ آگ جب کسی گاؤں میں لگتی ہے تو وہ امتیاز نہیں کرتی کہ یہ مسلمان کا گھر ہے یہ ہندو کا گھر ہے ۔ یہ شریف آدمی کا گھر ہے یہ خان صاحب کا گھر ۔ یہ شیخ صاحب کا گھر ۔ یہ پنڈت جی کا گھر یہ فلاں کا گھر ۔ کچھ نہیں ۔ آگ تو اندھی بہری ہوتی ہے جب لگتی ہے تو سب جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے ۔ سیلاب آتا ہے تو وہ امیر غریب اونچے نیچے میں کوئی فرق نہیں کرتا ۔

ہمارا سماج ڈانواں ڈول

میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہماری کشتی ۔ سماج کی کشتی ڈانواں ڈول ہو رہی ہے اور اس میں بہت سے مسافر ایسے ہیں جو اس میں سوراخ کئے ہوئے ہیں ۔ کرنے کا ارادہ نہیں کئے ہوئے سوراخ سے اپنا ڈول ڈال کر پانی بھر رہے ہیں ۔ دفتروں میں کیا ہو رہا ہے ؟ اسٹیشنوں پر کیا ہو رہا ہے ؟ اور ہمارے محلوں میں کیا ہو رہا ہے ؟ آدمی کو بس اپنے کام سے مطلب ہے اور کسی چیز سے مطلب نہیں ۔ ہمارا اُلّو سیدھا ہونا چاہیے (ہماری زبان کا بہت پھوہڑ سا محاورہ ہے کہ ہمارا اُلّو سیدھا ہونا چاہیے باقی ہم کو مطلب نہیں کہ کس پر کیا گزرتی ہے ۔ اس فلسفہ پر سب کا عقیدہ ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ سارا ملک اپنا فائدہ دیکھ رہا ہے ۔

وہی بات ہوئی کہ ایک بادشاہ تھا ۔ اس نے ایک تالاب بنایا اور اعلان کیا کہ ہمیں دودھ کا حوض چاہیے ۔ سب لوگ اس میں دودھ ڈالیں ایک ایک بالٹی دودھ لائیں اور ہم سے پیسے لے لیں ۔ ہر شخص نے یہ سوچا ۔ میں نے سوچا آپ نے سوچا کہ ارے بھائی سب لوگ تو دودھ کی بالٹیاں لائیں گے ۔ ایک میں نے اگر پانی کی بالٹی ڈال دی تو کیا پتہ چلے گا کون اس کو کیمیاوی طریقہ پر دیکھے گا کہ اس میں کتنی دودھ کی بالٹیوں میں کتنی پانی کی بالٹیاں ہیں اور کون لایا تھا ؟ (باقی آئندہ)

ڈیرہ اسماعیل خان کے لیل و نہار — عبدالستار ستاری

مفتیٔ اعظم پاکستان نے فرمایا

علماء کرام اور دیندار طبقہ نوجوان نسل کو گلے لگائے

افغان انقلاب نوجوانوں کی بے راہروی کا نتیجہ ہے

مفتیٔ اعظم پاکستان قائد جمعیۃ، صدر پاکستان قومی اتحاد نے جامع مسجد کلاں مولوی محمدؒ میں جمعۃ المبارک کے خطبے میں ارشاد فرمایا۔ محترم بھائیو دوستو عزیزو۔ آج ملک عزیز پاکستان گوناگوں مسائل سے دوچار ہے معاشی مسائل ہیں معاشرتی مسائل ہیں اور سیاسی مسائل ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنایا جائے تو تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ دنیا آج معاشی مسائل کو زیادہ اہمیت دے رہی ہے اور یقیناً یہ مسائل زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ لیکن مسلم معاشرہ میں اسلام کے نظام اخلاق کو اپنا کر اور ایثار و قربانی کی راہ اختیار کرتے ہوئے ہم اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضؓ کی کیا خوب تربیت کی اور بہترین تعلیم دی۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہمان آیا آپ نے فرمایا کہ میرے مہمان کو کون کھانا کھلائے گا کیونکہ خود حضورؐ کے گھر کھانے کو کچھ موجود نہیں تھا ایک صحابی انصاری حضورؐ کے مہمان کو ساتھ لے گئے اور گھر میں جا کر بیوی سے کہا کہ کھانے کو کچھ موجود ہے بیوی نے جواب دیا کہ آج شام کے لیے ہمارا اور بچوں کا گزارہ ہو جائے گا اس نے بیوی کو کہا کہ بچوں کو سلا دو۔ اور جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو تم چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے اس کو بجھا دینا اور میں اندھیرے میں منہ چباتا رہوں گا اور مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھا لے گا۔

چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور صحابیؓ خود بھوکے رہے اور مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تو اگر آج ہم اسی ایثار اور قربانی کے جذبے سے زندگی بسر کریں تو بھوک اور تنگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج فصل اور اشیاء خوردنی ذخیرہ کی جاتی ہیں کہ قیمتیں بڑھیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آج گاؤں اور محلوں میں خوراک کی کمی ہے۔ لیکن صورتحال یہ ہے کہ ایک تنگی کی حالت میں ہے اور دوسرا عیاشی میں مصروف ہے۔ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے کہ وہ آدمی مومن نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی بھوکا سوئے اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذخیرہ اندوز پر اللہ کی لعنت ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اسلام کے نظام اخلاق سے تمام مسائل حل کئے جا سکتے ہیں چاہے وہ مسائل معاشی ہوں یا معاشرتی۔

آپ نے فرمایا

آج اخلاق کی کمی ہے کالجز میں نوجوان نسل کے اخلاق بُری طرح خراب کئے جا رہے ہیں غلط قسم کا لٹریچر ان کو تھمایا جا رہا ہے اور ان کے ذہنوں کو بگاڑنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ افغانستان کے انقلاب کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ ظاہر شاہ اور داؤد حکومت نے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لیے روس بھیجا اور فوجیوں کو ٹریننگ کے لیے روس بھیجا وہاں ان کے ذہن کمیونزم سے متاثر ہوئے پھر مخلوط تعلیم ملک کے اندر رائج کی گئی جس سے نوجوان کے ذہن بُری طرح الجھائے گئے اور اس طرح ان کو غلط قسم کا لٹریچر پڑھوایا گیا اور ان کو دین سے دُور لے جایا گیا۔

آپ نے فرمایا

مجھے ایک عالم نے واقعہ سنایا کہ ایک نوجوان روس سے واپس آیا اور اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہو چکا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کے باپ نے بیٹے سے کہا کہ بیٹا تمہاری ماں اور بہنوں کی یہ خواہش ہے کہ تمہاری شادی کر دی جائے اور فلاں گھر لڑکی بیٹھی ہے۔ فلاں گھر فلاں گھر۔ کئی گھر گنوائے۔ بیٹا باپ کا منہ دیکھنے لگا اور کہا کہ ابا جان آپ دوسرے گھر کیوں بتلا رہے ہیں یہ میری بہنیں بھی جوان ہیں ان سے میری شادی کیوں نہیں کرا دیتے آخر جو کام دوسری لڑکی سے کیا جا سکتا ہے وہ اپنی بہن سے کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ باپ حیران رہ گیا اور اس کے پاؤں کے نیچے نکل گئی اور وہ خاموش ہو گیا۔ دوسرے دن اس نے علماء کو کھانے پر بلایا اور اسی دوران بیٹے کو بلایا اور اس سے پھر وہی بات کی بیٹے نے وہی جواب دہرایا باپ کے پاس پستول بھرا ہوا تھا اور اس نے نکال کر بیٹے پر فائر کیا اور وہ وہیں پر ختم ہو گیا اس نے علماء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں اسے کل بھی ختم کر سکتا تھا لیکن میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا تھا کہ اس کے یہ خیالات ہیں اور یہ شخص خود بھی عالم تھا۔ آج نوجوان نسل

باقی صفحہ ۲

تحریر:۔ دلسوز محمد نعیم ترین۔ کواس زیارت

بانی عالمی تحریک انقلاب ریشمی رومال، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی حالات، سیاسی وقومی خدمات

مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ جن کو تحریک خلافت میں مسلمانان ہند نے شیخ الہندؒ کے نام سے یاد کیا ہے قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور کے باشندے تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ذوالفقار علی صاحب ۱۸۵۰ء میں بعہدہ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ملازم تھے وہاں ۱۸۵۰ء یا ۱۸۵۱ء کے ابتداء میں حضرت شیخ الہند کی پیدائش ہوئی شیخ الہند کی عمر سات برس کی تھی۔ میرٹھ میں ہنگامہ انقلاب آزادی واقع ہوا آپ ۱۸۵۷ء کے واقعات چھوٹی عمر کے باعث اگرچہ پوری طرح دیکھ نہیں سکے تھے۔ تاہم اجمالی طور پر یہ سامراجی ظلم اور بربریت کے ناگفتہ بہ واقعات کا نقشہ ذہن میں بیٹھ چکا تھا جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ انگریز کے انسانیت سوز مظالم کے واقعات شیخ الہند کے سامنے آتے رہے اللہ تعالےٰ نے آپ کو ذہانت اور فطانت جرأت و حافظہ کی بیمثل قدرت سے وافر حصہ عطا کیا تھا بنا بریں انگریز حکومت کے ظالمانہ رویے کی پوری جھلک شیخ محترم کے سینہ مبارک پر جاگزیں ہو گئی تھی پھر قدرت نے حضرت شمس الاسلام والمسلمین بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور قطب الاقطاب فقیہ الفقہا مولانا رشید احمد گنگوہی کے دروازت تک پہنچا کر شرف شاگردی اور حاضری باشی کا موقع عطا فرمایا اور یہ دونوں حضرات ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شاملی کے محاذ پر جہاد حریت کے علمبردار رہے ہیں۔ اور حضرت حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکی کی سرپرستی میں کارہائے نمایاں کر چکے ہیں اسی خاطر قدرت کے فیصلوں میں ان حضرات کے جانشینی کے لیے شیخ الہند کا انتخاب ہو چکا تھا۔ اگرچہ برطانوی درندگی ان دنوں شیخ الہند کو مثل دیگر صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتی تھی لیکن رب تعالےٰ کے خصوصی فضل واحسان سے آئے دن شیخ الہند اور ان کی تحریک کا دبدبہ بڑھتا رہا علاوہ ازیں چند نافہم اور اغراض پسند ملاؤں نے ان کو بھی اپنی نام نہاد عاقبت اندیشی میں پھنسانے کی کوشش کی مگر بطن تقدیر میں ان کی حفاظت ونصرت کا ذمہ اٹھایا گیا بہرحال منشاء قدرت کے مطابق شیخ الہند میں دونوں بزرگوں بالخصوص حضرت نانوتوی کی صحبت اور تربیت کے باعث ۱۸۵۷ء کے انقلاب کی وہ المناک داستان ان کے حساس جگر پر یوں کی توں رقم ہو گئی تھی جس کی بنا پر جذبہ حریت کے محاسن آئے دن نکھرتے ہی نکھرتے چلے گئے یہ جذبہ اس قدر تمازت کی مہمیز سے آلود تھا کہ جس کی نظیر بجز قرون اولیٰ عالم اسلام میں پائی جاتی تقریباً ممتنع ہے حضرت شیخ الہند صرف تفسیر وحدیث فقہ واصول منطق وفلسفہ علم حساب وعلم ہیئت ہی بحر ذخار نہ تھے بلکہ ان کو ادبیات عربی فارسی شعر وسخن قصائد وغزلیات اور مثنویات اس قدر یاد تھیں کہ ہر سننے والا حیرت کرتا تھا کہ ان کے حافظہ میں کس قدر علوم کے خزانے بھرے بھرے ہوتے ہیں۔

امام راشد سید حسین احمد مدنیؒ نقش حیات میں رقم طراز ہیں دیگر معلومات کی طرح تاریخی معلومات اور سیاسی واقعات پر بھی شیخ الہند کی گہری اور وسیع نظر رہتی۔ تواریخ وسلاطین بالخصوص شہنشاہان ہند اور ان کے واقعات وتواریخ پر آپ کامل دسترس رکھتے تھے۔ ہندوستان کی اقتصادی معاشی سیاسی، تجارتی، تعلیمی، صنعتی، انتظامی اور جنگی معلومات بھی اس قدر یاد تھیں کہ بڑے سے بڑا ڈاکٹر اور پروفیسر بھی اقتصادیات میں ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا آپ کو اخبار بینی اور واقعات عالم پر اطلاع کا بہت شوق تھا۔ القصہ ان کو سامراجی استبداد لوٹ کھسوٹ اور ادھر بلقان اور طرابلس کے خونخوار واقعات نے مجبور کر دیا تھا کہ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر انگریزی بربریت کا مقابلہ کیا کریں اور اس جابر قوت کو ختم کرنے کے لیے پوری پوری جدوجہد عمل میں لائی جائے اور اپنے آپ کو کسی قسم کے خطرات سے مرعوب یا متاثر ہونے کا موقع نہ دیا جائے اگرچہ اس جدوجہد میں عالمی تحریک انقلاب ریشمی رومال کے واقعات مقاصد مراکز کا قصہ بہت طویل ہے۔ تاہم شیخ الہند کے تذکرہ کے باعث اجمالاً اس تحریک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

عالمی تحریک انقلاب عرف ریشمی رومال تحریک کی ضرورت

جب ہزاروں میل دور تجارت کی غرض سے

آنے والی قوم تاجروں سے تاجور بن گئی معرکہ میسور میں سازشوں کے ذریعے انگریز فاتح ہند ہوئے اور پلاسی کی جنگ میں اس نے اپنے قدم زیادہ مضبوط کر لیے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں غداروں نے سامراجی قوت کو پھلنے پھولنے کے مواقع مہیا کئے۔ علماء حق کی گردنیں سولیوں پر لٹکائی گئیں ایشائے کوچک میں انگریز کی آمد ہوگئی آزادی کے مجاہد کالاپانی میں جلاوطنی میں شب و روز گزارنے کے لیے بھیج دیئے گئے سوئروں کی کھالوں میں بند کرکے علماء کو زندہ تنوروں میں ڈالا گیا۔ طرابلس اور بلقان کے خونخوار واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ ہندوستان کا سونا اور چاندی بحری جہازوں کے ذریعے انگلستان میں روانہ ہو چکا تھا۔ جب مسلمان اقتصادی بدحالی اور معاشی تنگی کے سخت ایام گزارنے پر مجبور ہوگئے۔ تب امام شاہ ولی اللہ کی جلائی ہوئی چنگاری میں بھڑک پیدا ہوئی حضرت نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی رح کی کوششیں رنگ لائیں سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنانے کا موقع آن پہنچا۔ تو دیوبند کے روحانی فرزند معاملہ فہم۔ صاحب بصیرت سیاست دان شیخ الہند مولانا محمود الحسن رح کے جذبات میں احساس ہوا قلب و جگر نے آزادی وطن کی ٹھان لی غلامی میں الجھی ہوئی قوم کے لیے حریت کو کوئی یارانہ رہا اور بہت وقت گزرا ہے کہ مطالبات سے قرار دادوں سے اجتماعات سے جلسے اور جلوسوں سے بربریت کی گھٹائیں چھٹتی نظر نہیں آتیں۔

صبح آزادی کی امید نا امید کرتی جا رہی ہے عیسائیت پر اسلام کا خول چڑھانا شروع کر دیا مذہب سے بے گانگی کے اثرات رونما ہونے شروع ہوگئے ہیں۔

اب صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ امن کی زندگی بے امن ہو چکی ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک خفیہ تحریک شروع ایسے طریقے سے کی جائے کہ اس کے سبب برصغیر سے انگریزی سلطنت نیست و نابود ہو جائے آزادی سلب کرنے والے غلامی قبول کرلیں۔ غاصب سامراج ذمیوں کی طرح رہیں۔ ورنہ ہندوستان چھوڑ جائیں۔ یہ فیصلے شیخ الہند کے عمیق النظر دل و دماغ نے مسلمانوں کی آبرو کی خاطر سیاق و سباق کے احاطہ میں زاد راہ کی قلت کے باوجود ایسے کئے کہ ان کو اپنے عزائم سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی تھی۔

اس تحریک کا کام ابتدائی عملی کام سے ۲۰ سال بیشتر شروع کر دیا گیا تھا کیونکہ شیخ الہند اپنے معتمد شاگردوں کی ذہنی ساخت کے لیے اتنے عرصہ کی ضرورت محسوس کر چکے تھے اس خاطر آج کے وقت پورے ہندوستان کے کونے کونے میں شیخ الہند کی باہمت جراءت مند شاگرد موجود تھے۔ اس خاطر اس تحریک کو اپنے احباب کے ذریعے تقویت میسر آئے گی ابتداً آپ نے پنجاب اور سرحد کے ساتھ دوسرے صوبوں سے سینکڑوں شاگردوں کو بلا کر اس تحریک کا ممبر بنایا۔ اس وقت مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی مولانا ابوالکلام آزاد ڈاکٹر انصاری رح اس تحریک کے ممبر بن گئے رح اسی دوران شیخ الہند نے مولانا عبید اللہ سندھی کو بار بار آزاد قبائلی علاقہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کرکے سرداروں کو ہم خیال بنایا جائے۔ تحریک آزادی کے مطابق ایک ریشمی رومال کے اوپر ہدایات لکھی جاتی تھیں جنہیں پڑھنے کا ایک خاص طریقہ تھا۔ یہی نام اس تحریک کی وجہ تسمیہ ہے اس تحریک کی کامیابی کے لیے مولانا سندھی رح کے نظارۃ المعارف دہلی کو چھوڑنا۔ کابل ہجرت کرنا۔ روس کی سیاحت کرنا۔ انقرہ۔ وانگورہ ترکی پہنچنا۔ افغانستان میں مرکز قائم کرنا۔ افغان سردار نائب السلطنت امیر نصر اللہ کو ہم خیال بنایا۔ امیر حبیب اللہ کو مانوس کرنا۔ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں سے خفیہ ملاقاتیں کرنا۔ مشن کے ہندو ممبروں اور دوسرے غیر مسلموں سے تبادلہ خیالات کرنا۔ تقاضائے وقت کے پیش نظر ہندو مسلم اتحاد پر زور دینا۔ مولانا سندھی کا استنبول میں اعلیٰ حکام سے بات چیت کرنا جرمن ممبروں سے ملاقاتیں کرنا۔ خفیہ طور پر موقعتہً عارضی حکومت قائم کرنا تحریک میں روسی مشن کی شمولیت کی جدوجہد کرنا علاوہ ازیں اسلحہ کی خاطر شیخ الہند کا حجاز روانہ ہونا۔ انور پاشا سے خفیہ تحریرات وثائق حاصل کرنا بمبئی بندرگاہ پر دستاویزات پر چھاپہ پڑنا بالآخر تحریک کا راز کھل جانا اور شیخ الہند رح کا مع رفقاء چار سال کے لیے مالٹا میں نظر بند ہونا۔ تحریک ریشمی رومال کا ایسا اجمالی نقشہ ہے جسے ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ علمائے کرام کس طریقے سے ایشیا سے انگریز کو نکالنا چاہتے تھے۔

شیخ الہند کی ابتدائی کارگزاری

اس تحریک کی کامیابی کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ چونکہ بغیر تشدد کے ہندوستان سے سامراج کا اخراج ناممکن ہے اس لیے خفیہ طور پر اسلحہ اور سپاہی تیار کئے جانے کے لیے ابتداً آزاد قبائل میں علاقہ یاغستان کو مرکز قرار دیا گیا اور اندرون طور پر اسلحہ کی ذخیرہ اندوزی اور مجاہدین کی تربیت کا کام بھی شروع ہوگیا۔ اسی اثناء میں اسلحہ کی ضرورت کے پیش نظر شیخ الہند نے حجاز کا سفر کیا جس کے تحت ترک گورنمنٹ کی وساطت سے استنبول۔ ترکی اور دوسرے سامراج دشمن ممالک سے سامان جنگ فراہم کرنا تھا لیکن تحریک کا راز افشاں ہونے کی وجہ سے شیخ الہند اور امام راشد مولانا حسین احمد مدنی رح مالٹا میں نظر بند کر دیئے گئے۔

تحریک کے مراکز

اس وقت یاغستان کے علاوہ جنگی سامان اور مجاہدین کی تربیت کے لیے پنجاب اور سندھ میں مندرجہ ذیل پانچ برانچیں جن کے نام درج ذیل ہیں قائم کی گئیں۔

(۱) بستی دین پور شریف، مضافات ضلع رحیم یار خان پنجاب (۲) امروٹ شریف، سندھ (۳) کھڈ کراچی (۴) دہلی چکوال۔ ان مراکز میں ہر ایک کے اندر ایک نگران بھی مقرر

تھا جو مرکز کا صدر اور سیکرٹری تھا۔

تحریک کا اہم روحانی اور مشاورتی مرکز خانقاہ رحیمیہ رائے پور۔

اس تحریک کے ظاہری اسباب کے تحت تربیتی ضرورت اور اسلحہ کی ذخیرہ اندوزی کے لیے مندرجہ بالا مقامات منتخب کر کے کام شروع ہو چکا تھا۔ جہاں تک اس تحریک کی بنیادی قوت اور روحانی طاقت کا تعلق ہے وہ خانقاہ رحیمیہ رائے پور میں بند ہو کر رہ گئی تھی۔ عالمی استعماریت کے اقتدار کو لرزہ براندام کر دینے والے فیصلے اسی خانقاہ سے پاس ہو کر نکلے تھے۔ شیخ الہندؒ کا خاص رابطہ اسی خانقاہ سے قائم تھا۔

اس وقت اسی خانقاہ کے پیر و مرشد قطب الاقطاب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب تھے شیخ الہندؒ جن کو سفر حجاز کے وقت ہندوستان میں اس عالمی تحریک کی ذمہ داری تفویض کر گئے تھے۔

اس خانقاہ کے پیشواؤں کی سیاسی معلومات اور وسعت نظری کا احاطہ میرے لیے ناممکن ہے تاہم خانقاہ رحیمیہ کی سیاسی خدمات اور تحریک ریشمی رومال میں ان حضرات کا نمایاں کردار کسی صاحب بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شیخ الہندؒ کی نظربندی کے بعد جب پوشیدہ دستاویزات منکشف ہوئیں تو ساتھ ہی خانقاہ رحیمیہ کی سرگرمی کا راز بھی آؤٹ ہو گیا۔ ایک روز سی آئی ڈی کا جنرل افسر حاضر ہوا اور مولانا عبدالرحیم سے استفسار کرنے لگا۔

آپ شیخ الہندؒ کی تحریک کے متعلق معلومات رکھتے ہیں؟

کیا شیخ الہندؒ کے ساتھ آپ کا کوئی تعلق ہے

حضرت نے رموز سیاست پر نگاہ رکھتے ہوئے فرمایا

شیخ الہند کی تحریک کے ساتھ میرا سروکار نہیں۔ باقی تعلق کی بات کرتے ہو تو میری حالت یہ ہے کہ جب سے شیخ الہندؒ نظربند ہوئے ہیں تو آج تک نہ سونے کو جی چاہتا ہے نہ کھانے پینے کو۔ بس تحریک کی اس راسخ الوقت رازداری نے مسلمانوں کو بیشتر خطرات سے محفوظ کر دیا ہے۔

تحریک کا مقصد

اس کے متعلق برطانوی گورنمنٹ کی رپورٹ کا ایک اقتباس نقل کر دینا ہی کافی ہے جس سے اس عالمی تحریک کا مقصد اور پروگرام واضح ہو جاتا ہے۔

رپورٹ سرکاری کا مرتب لکھتا ہے

دارالعلوم دیوبند کے صدر مولوی محمود الحسن نے حکومت کے خلاف ایک تحریک کا آغاز کیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ترکی اور دوسرے اسلامی ممالک کے علاوہ روس اور چین وغیرہ کی مدد سے شمال و مغرب کی جانب سے ہندوستان پر لشکر کشی کی جائے اور ہندوستان کے مسلمان اندرون خانہ بغاوت کر دیں اس طرح چند ہی دنوں میں برطانوی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اس تحریک کی تجاویز پھول بوٹیوں کی صورت میں ایک رومال پر لکھی گئی چنانچہ جہاز پر اس کا پیغام رساں سوار تھا۔ اس کی تلاشی لی گئی مگر اس نے نہایت کوشش سے اس رومال کو چھپا لیا اس رومال میں روس کے علاوہ بہت سی دوسری سلطنتوں سے امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں عبیداللہ نامی ایک مولوی شیخ الہندؒ کا شاگرد تھا جو ۲۶ سال تک اسی دھن میں دوسرے ممالک میں پھرتا رہا آخر جب گورنمنٹ کو اطلاع ملی تو مولوی محمود الحسن کو مالٹے میں نظربند کر دیا گیا۔

یہ تھا اس تحریک کا مقصد جو آپ نے برطانوی رپورٹ میں پڑھا اس تحریک کے موضوع سے شیخ الہندؒ کی حب الوطنی سیاسی بصیرت اور جنگجویانہ صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ شیخ الہندؒ اور ان کے رفقاء چار سال تک مالٹا کے جزیرے میں نظربند رہے۔

اس کی تفصیل دوسرے شمارے میں آئیگی۔

بقیہ :۔ مفتی صاحب نے فرمایا

کو اس بے دینی کے طوفان سے بچانے کی اشد ضرورت ہے۔

میں علماء کرام اور دیندار طبقے کو یہ کہوں گا کہ نوجوان نسل کو گلے لگاؤ اور اس کی اصلاح کرو۔ اس کی بہترین تربیت کرو۔ آج افغانستان کے لوگ اس بے دینی کا مقابلہ کرنے کے لیے لڑ رہے ہیں تو وہ ہمارے لیے لڑ رہے ہیں۔ اگر وہ کامیاب رہے اور انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے تو اس میں ہماری بھلائی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ ناکام ہو گئے تو پھر ہماری بھی خیر نہیں۔ تو اپنے آپ کو بچانے کے لیے دین کی فکر کرو کم از کم ۲۴ گھنٹوں میں ایک گھنٹہ تو دین کی فکر کے لیے وقف کر دیں۔ پھر انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا۔ پہلے ہم اپنی استعداد کے مطابق اپنے آپ کو پوری طرح تیار کر لیں۔ جنگ بدر میں صحابہؓ کی امداد کے لیے فرشتے آئے تھے مگر وہ اس وقت جب صحابہ اپنے استعداد کے مطابق میدان جنگ میں اترے تھے ہم بھی اگر اپنے ذرائع اور وسائل کو پوری طرح بروئے کار لاتے ہوتے دین کے لیے جدوجہد کریں گے تو خدا ہماری ضرور مدد فرمائیگا۔

شہر شہر سے

ترتیب قمر ہاشمی

قادیانی افسران کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے

مولانا چنیوٹی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم مولانا منظور احمد چنیوٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین اور ملکی سالمیت کے خلاف قادیانیوں کی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی افسران کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے آپ گذشتہ روز مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں ایک افطار پارٹی سے خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا قادیانیوں نے ابھی اپنے بارے میں پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ اسی بنا پر انہوں نے ووٹروں کی فہرست میں اپنے نام درج کرانے سے انکار کر دیا ہے اور ان کی یہ اجتماعی روش آئین سے گھیراؤ اور غداری کے مترادف ہے اور حکومت کو اس صورت حال پر فوری توجہ دینی چاہئے آپ نے کہا فوج اور سول میں اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی افسران ملک میں سیاسی افراتفری پیدا کرنے اور فوجی حکومت کو ناکام بنانے کے لئے مسلسل سازشیں کر رہے ہیں تاکہ وہ آئین کے خاتمے کے لئے راہ ہموار کر سکیں مولانا چنیوٹی نے الزام لگایا کہ محکمہ تعلیم نے حال ہی میں پورے پنجاب کے لئے ایک قادیانی ایم۔ اے خان کو سپیشل ان کوائری آفیسر مقرر کیا ہے جو مسلمان اساتذہ اور ملازمین کے خلاف معاندانہ کارروائیوں میں مصروف ہے آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی افسران کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور انہیں ملت اسلامیہ میں انتشار پھیلانے سے روکا جائے۔ افطار پارٹی میں مجلس ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسلم عتیق اور شہر گوجرانوالہ کے سیکرٹری جنرل حافظ محمد ثاقب کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا زاہد الراشدی، علامہ محمد احمد لدھیانوی، ڈاکٹر غلام محمد اور صوفی حسین احمد اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی صدر میاں محمد عارف اور دیگر راہنماؤں اور کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ نیز مولانا چنیوٹی نے گوجرانوالہ میں تین روزہ قیام کے دوران جامع مسجد شیرانوالہ باغ، جامع مسجد فاروقیہ گلی ۱۲ کرشنانگر، مکی مسجد بخاری روڈ اور اونچی مسجد بازار سید نگری میں بھی مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔

حافظ گلزار احمد آزاد سکیرٹری اطلاعات

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے آئندہ سہ سالہ انتخابات

لاہور:۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سکیرٹری قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ نے اعلان کیا ہے کہ مورخہ ۱۸ ستمبر بروز منگل صبح دس بجے شیرانوالہ جامع مسجد لاہور میں جمعیت علماء اسلام پنجاب کا آئندہ سہ سال انتخاب ہوگا۔ یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا مفتی محمود صاحب کی صدارت میں ہوگا۔ قاری نور الحق قریشی نے صوبہ بھر کے ضلعی امراء سے اپیل کی ہے کہ وہ انتخاب سے قبل نئی رکن سازی کی فیس اور مجلس عمومی کے ارکان صوبائی دفتر تک محل بھجوا دیں۔

صوبائی جنرل سیکرٹری نے صوبائی مجلس شوریٰ کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ ۱۷ ستمبر پانچ بجے تک شیرانوالہ گیٹ پہنچ جائیں کیونکہ شام کے بعد شوریٰ کا اجلاس حضرت امیر مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی صدارت میں ہوگا جس میں سہ سالہ رپورٹ کو آخری شکل دی جائے گی۔ اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے وفد کا طوفانی دورہ

۲۵ جولائی ۱۹۷۹ء کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان میں مجلس عاملہ ضلعی جمعیت کا ایک اجلاس ہوا جس میں نو منتخب حضرات نے آئندہ جماعت کے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا۔ جناب سید گردیزی صاحب امیر ضلع ملتان نے بہت سی مفید باتیں ارشاد فرمائیں۔

اجلاس میں جماعت کے ضلعی فنڈ کی فراہمی پر غور ہوا تو مختلف وفد تشکیل دیئے گئے۔ علامہ عبد الحق صاحب مجاہد ناظم اوّل ضلع ملتان و مہتمم جامعہ حقانیہ اظہر العلوم محمدیہ رجسٹرڈ کے ذمہ تحصیل خانیوال و مضافات کا دورہ لگایا۔

چنانچہ ۷ ارمضان المبارک بروز ہفتہ کو علامہ عبد الحق مجاہد اور مولانا منظور الحق صاحب مبلغ ضلعی ملتان ۱۲ بجے کے قریب کبیر والہ شہر پہنچے وہاں مرکزی جامع مسجد میں مولانا عبد الکریم صاحب نے استقبال کیا ظہر کی نماز کے بعد علامہ صاحب کی مختصر تقریر کا اعلان ہوا تو تمام نمازی پورے محبت ذوق شوق سے بیٹھے رہے چنانچہ علامہ صاحب نے مختصر وقت میں دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے پوری جمعیۃ کی تاریخ اور کارکردگی دھرا ڈالی چنانچہ اپیل ہوئی اور جماعت کی معقول امداد ہوئی اس کے بعد احباب سے انفرادی ملاقات ہوئی اور دوران سفر حضرت مولانا علی محمد صاحب مہتمم و شیخ الحدیث

کبیر دالہ سے بھی شرف ملاقات حاصل ہوا جنہوں نے وفد کے ارکان کے ساتھ انتہائی محبت و شفقت کا مظاہرہ کیا۔

روزہ کی افطاری کے بعد وفد خانیوال روانہ ہوا اور مولانا محمد رمضان صاحب سے خانیوال ملاقات کر کے راتوں رات کچا کھوہ پہنچا وہاں کی بزرگ ترین شخصیت مولانا عبدالغفور صاحب سے ملاقات ہوئی نماز تراویح ان کے مدرسہ میں ادا کر کے چک نمبر ۲۳ میں قیام ہوا۔ صبح کو مولانا عبدالغفور صاحب کی معیت میں کچا کھوہ کے احباب سے ملاقات ہوئی اور نہایت حوصلہ افزاء کامیابی ہوئی۔

تقریباً ۱۲ بجے کچا کھوہ سے روانہ ہو کر وفد ایک بجے کے قریب مولانا محمد رمضان صاحب کے مدرسہ میں پہنچا ظہر کی نماز کے بعد جناب سید آفتاب حسین شاہ صاحب تشریف لائے مختصر میٹنگ ہوئی اور وفد کے ساتھ دونوں حضرات خانیوال شہر کے احباب سے ملاقات کے لئے چل پڑے نماز مغرب تک ملاقاتیں ہوتی رہیں اور خانیوال کے احباب نے وفد کے استقبال میں قابلِ تقلید جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ رات کا کھانا سید آفتاب حسین شاہ کے ہاں کھا کر ملتان روانگی ہوئی۔

اگلے روز ملتان قیام ہوا اور شہر کے کچھ احباب سے ملاقات کے بعد ۱۴ اگست کو وفد مذکور مخدوم رشید پہنچا وہاں مولانا ابوالخیر اسدی سے ملاقات ہوئی تقریباً ایک گھنٹہ تک مولانا سے دلچسپ علمی مسائل پر تبادلہ خیال ہوا اس کے بعد صوفی عبدالرحمن وغیرہ احباب سے ملاقات کر کے عین دوپہر کو روانہ ہو کر تقریباً ۲½ بجے وفد چک نمبر ۱۲۸ کے احباب سے ملاقات کرتے ہوئے جہانیاں پہنچا وہاں حافظ محمد یوسف صاحب۔ صوفی حبیب اللہ صاحب اور جمعیتہ طلباء اسلام کے احباب سے ملاقات ہوئی ظہر کے بعد جماعتی دوستوں سے ملاقات ہوئی اور اطمینان بخش جماعت کی امداد ہوئی۔

عصر کے بعد روانگی ہوئی شام کو جامعہ حقانیہ اظہر العلوم محمدیہ میں جمعیتہ الطلباء اسلام کبھار منڈی کی طرف سے شہری طلباء لیڈروں اور دوسرے دوستوں کو افطار پارٹی دی جا رہی تھی چنانچہ مغرب کے قریب اس میں خصوصی دعوت کے تحت شمولیت ہوئی مولانا منظور الحق صاحب نعمانی نے طلباء سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اسی طرح سے یہ طوفانی دورہ ختم ہوا۔

خولشگی کا اجلاس

گذشتہ روز جمعیت علماء اسلام خولشگی کا اجلاس زیر اہتمام علماء کرام .... جامع مسجد ٹبگری میں زیر صدارت مولانا محمد طاہر منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام سے حافظ محمد علی نے کیا۔ ناظم عمومی مولانا محمد حسن نے ماہانہ کارگزاری بیان کی۔ اجلاس نے مفکر اسلام قائد اتحاد مولانا مفتی محمود مدظلہ کی طرف سے بلدیاتی انتخابات اور متناسب نمائندگی کی تجویز مسترد کرنے کی مکمل تائید کی۔ اجلاس میں چند قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں (۱) بسوں کے کرایوں میں تین بار بلا جواز اضافے پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ کرایوں میں اضافے کو واپس لیا جائے۔ ۲۔ خولشگی سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور بار بار بیانات کے باوجود حکومت اس طرف التفات نہیں کرتی اجلاس نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ خولشگی سڑک کی جلد از جلد مرمت کرائی جائے۔

سانحہ ارتحال

ضلع کوہاٹ کے ممتاز عالم دین مفتی اور بزرگ فاضل دیوبند وفات پا گئے۔ اِنا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۷۴ سال تھی ۱۹۳۱ء میں دیوبند سے فارغ ہو گئے۔ تعلیم القرآن کرک، تعلیم القرآن بہادر خیل، تعلیم القرآن کوہاٹ اور مدرسہ عالیہ زرگری میں بحیثیت صدر مدرس کام کر چکے ہیں۔

حال ہی میں مدرسہ عالیہ سے بوجہ خرابی صحت مستعفی ہو چکے تھے مرحوم کے شاگردوں کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔

ان کے شاگردوں سے خصوصی التجا ہے کہ مرحوم کو دعاؤں میں یاد کریں۔ مرحوم نے آٹھ بیٹے چھوڑے ہیں۔

مولوی محمد یوسف بہادر خیل تحصیل کرک ضلع کوہاٹ کے رہنے والے تھے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

سرحد کالونی پاپوش نگر کراچی کا انتخاب

جمعیتہ علماء اسلام سرحد کالونی پاپوش نگر کی شاخ کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کراچی ویسٹ کے امیر قاری عبدالباعث صدیقی اور جمعیت کراچی ڈویژن کے امیر مولانا نورالہدیٰ صاحب نے انتخابی اجتماع سے خطاب کیا جس میں انہوں نے جمعیت کا پروگرام پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام نہ صرف یہ کہ ایک سیاسی جماعت ہے بلکہ یہاں مذہبی اور اخلاقی تربیت بھی [illegible] انہوں نے سرحد کالونی کے سینکڑوں لوگوں کی جمعیت میں شمولیت پر ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کو مبارکباد پیش کی۔

اس کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل افراد منتخب ہوئے۔

۱۔ امیر مولانا محمد رحیم۔ ۲۔ نائب امیر اوّل نسیم صاحب۔ ۳۔ نائب امیر دوم عمر حبیب۔ ۴۔ ناظم عمومی حجاب خان۔ ۵۔ نائب ناظم اوّل حبیب الرحمٰن۔ ۶۔ نائب ناظم دوم محمد قریشی۔ ۷۔ ناظم نشر و اشاعت صابر خان۔ ۸۔ خازن بشیر زادہ ۹۔ سالار خان زمان مولانا کفایت اللہ اور صاحب العلوم سرپرست منتخب ہوئے۔

شعبہ نشر و اشاعت جمعیتہ علماء اسلام
کراچی ویسٹ۔

نواں جنڈانوالہ کا انتخاب

گذشتہ دنوں نماز جمعہ کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن میں اراکین جمعیتہ علماء اسلام نواں جنڈانوالہ کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت حافظ سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع میانوالی نے فرمائی اور جدید انتخاب کیا جو کہ حسب ذیل ہے۔

امیر:۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حافظ محمد عباس صاحب
نائب امیر ۱:۔ ۔ ۔ مولانا محمد یوسف صاحب
نائب امیر ۲:۔ ۔ ۔ صوفی مہر دین صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ ۔ جناب منشی خان صاحب
ناظم نائب ۱:۔ ۔ ۔ جناب منشی خان صاحب
نائب ناظم ۲:۔ ۔ ۔ مولانا محمد اسحاق صاحب
نائب ناظم ۳:۔ ۔ ۔ چوہدری محمد لبس صاحب
خازن:۔ ۔ چوہدری نور محمد صاحب دوکاندار

شہر سیالکوٹ

جمعیت علماء اسلام شہر سیالکوٹ کا اجلاس بصدارت صوفی فقیر محمد پاک آٹیس نیکٹری میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ ہوا۔

سرپرست:۔۔۔۔ مولانا محمد علی کاندھلوی
سرپرست ۲:۔ مولانا سلطان محمود خان صاحب فاضل دیوبند۔
امیر:۔ پیر سید بشیر احمد گیلانی صاحب
نائب امیر ۱:۔ حافظ علامہ منظور احمد صاحب
نائب امیر ۲:۔ مولانا محمد طاؤس فاضل دیوبند
نائب امیر ۳:۔۔ مولوی محمد حسین صاحب
ناظم عمومی:۔۔۔ محمد انذر قاسمی ″
ناظم ۱:۔۔۔ حامد حسین صاحب
ناظم ۲:۔۔۔ سید مہدی حسن شاہ صاحب
ناظم ۳:۔ محمد شریف قاسمی ″
ناظم نشریات:۔۔۔ انعام الحق صاحب
ناظم مالیات:۔۔۔ مولوی فقیر محمد صاحب
سالار اعلیٰ:۔ خواجہ عبدالرؤف سیالکوٹی
محاسب:۔۔۔ سائیں حسین صاحب

حافظ نور احمد صاحب نے کارکنوں کو اب فرمایا۔ مزید کام کرنے کا عزم کیا گیا۔

ضلع جھنگ

جھنگ:۔ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی دیہاتی شاخوں کے انتخابات۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کے ناظم نشر و اشاعت چوہدری محمد عقیل ضیاء کی زیر نگرانی کوٹ شاکر، ٹھٹھی جانوں۔ موضع ساجھر۔ ماچھی وال میں جو انتخابات ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس پروگرام میں مولانا حبیب الرحمٰن ہزاروی بطور معاون چوہدری محمد عقیل ضیاء کے ہمراہ تھے۔

انتخاب کوٹ شاکر۔

۱۔ سرپرست:۔ محمد عبدالرزاق جویا
۲۔ صدر:۔۔ رانا محمد رفیق صاحب
۳۔ سیکرٹری:۔ اسلام الدین صاحب
۴۔ خازن:۔۔ حافظ محمد نواز صاحب
۵۔ سالار:۔۔۔۔۔۔۔ غلام قادر صاحب

انتخاب موضع ساجھر۔

۱۔ سرپرست:۔۔۔۔ بشیر محمد صاحب
۲۔ صدر:۔۔۔ حاجی احمد خان
۳۔ سیکرٹری:۔ حکیم حاجی غلام محی الدین
۴۔ خازن:۔۔ حاجی اللہ ڈوایا
۵۔ سالار:۔۔۔ مولانا محمد رمضان

انتخاب ماچھی وال۔

۱۔ سرپرست:۔۔۔ مولوی دل محمد
۲۔ صدر:۔۔۔۔ چوہدری محمد بخش
۳۔ سیکرٹری:۔۔ حاجی غلام حسن
۴۔ خازن:۔۔۔ قاری محمد حیات
۵۔ سالار:۔۔۔ بہادر خان۔

انتخاب ٹھٹھی جانوں۔

۱۔ سرپرست:۔۔۔ ملک محمد رمضان
۲۔ صدر:۔۔۔ احمد بخش۔
۳۔ سیکرٹری:۔۔۔ فلک شیر
۴۔ خازن:۔۔۔ صدرالدین

انتخاب شعبہ خواتین ٹھٹھی جانوں

۱۔ سرپرست: سوائی بی بی ۲۔ صدر:۔ غلام بی بی ۳۔ سیکرٹری:۔ امیران بی بی ۴۔ خازن: بست بھرائی۔

انتخاب کے موقع پر چوہدری محمد عقیل ضیاء اور مولانا حبیب الرحمٰن ہزاروی نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی اس کے ماضی اور حال کے کردار کو پیش کیا اور کارکنوں خصوصاً عہدیداروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی جماعت کے بہترین ماضی اور حال کی طرح مستقبل کو بھی سنواریں۔

دین کی سربلندی، ملک کی بھلائی اور قوم کی بہتری کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیں انتخابی دورہ کے وقت چند ایک اہم مطالبات بھی پیش کئے گئے جو حسب ذیل ہیں

۱۔ کوٹ شاکر کے لئے لنک روڈ۔ ۲۔ ٹھٹھی جانوں کے لئے لنک روڈ اور پرائمری سکول
۳۔ موضع ساجھر کے لئے ڈاکخانہ، بس سٹاپ کی منظوری، پرائمری سکول کو مڈل کا مطالبہ کیا اور متفقہ طور پر مطالبہ کیا گیا کہ چک ۵۰ کے شمالی اور جنوبی حصہ کے کاشتکاروں کو جبری بیدخل نہ کیا جائے اور نئی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ڈیڑھ صدی سے قابض اور آباد کاشتکاروں کو حسب سابق آباد رہنے کا موقع دیا جائے کیونکہ ان لوگوں نے ہی ان بنجر زمینوں کو آباد کیا ہے اور باقاعدہ مالیہ وغیرہ ادا کر رہے ہیں۔

کل پاکستان نظام شریعت کانفرنس

لاہور میں ہوگی

کل پاکستان دو روزہ نظام شریعت کانفرنس یکم اور ۲ اکتوبر سے لاہور میں ہوگی۔ اس کا اعلان یہاں جمعیۃ علماء اسلام نے کیا۔ اس کانفرنس میں ملک کے چاروں صوبوں کے علاوہ دیر، سوات چترال شمالی اور جنوبی وزیرستان کے علمائے کرام مشائخ عظام اور بھاری تعداد میں عوام شرکت کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع وہاڑی کے سیکرٹری اطلاعات راؤ محمد یامین نے تمام صوبائی ضلعی اور مقامی تنظیموں سے کانفرنس کی تیاری کی اپیل کی ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ نظام شریعت کانفرنس سے ملک میں اسلامی انقلاب لانے میں بڑی مدد ملے گی۔ کارکنوں سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مالی امداد کی بھی اپیل کی ہے۔

تحصیل گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل وزیر آباد اور تحصیل گوجرانوالہ کے انتخابات میں مندرجہ ذیل عہدیداروں منتخب ہوئے انتخابات مولانا زاہد الراشدی صاحب کی نگرانی میں ہوئے۔ اجلاس کی صدارت علامہ محمد احمد لدھیانوی نائب امیر جمعیۃ ضلع نے کی۔ تلاوت حافظ عطاء اللہ آف کھیالی نے کی اور گذشتہ تین سالہ کارکردگی کی رپورٹ اور رکن سازی کے سلسلہ میں راقم الحروف ابوالقاسم ڈاکٹر غلام محمد نے اراکین جمعیۃ سے گفتگو کی۔

سرپرست:۔ سید عزیز علی شاہ کھیالی۔ امیر:۔ مولانا محمد حنیف تتلے عالی۔ نائب امیر ۱:۔ حکیم محمد اشرف کالونکے۔ نائب امیر ۲:۔ قاری محمد عبداللہ کوٹلی ناگرہ۔ ناظم عمومی مولانا عبدالرحمٰن شاکر۔ ناظم ۱:۔ مولانا محمد عبداللہ منڈھیالہ تیگہ۔ ناظم ۲:۔ مولانا عبدالشکور موڑ ایمن آباد راہوالی

ناظم نشر و اشاعت:- قاری نور محمد- ناظم ۳- چوہدری محمد مالک عمر چک- خازن:- حافظ محمد عطاء اللہ آف کھیالی- سالار:- شیخ محمد سعید سبحانی نوشیرہ درکاں۔

عہدیداران تحصیل وزیر آباد

سرپرست:- مولانا محمد اسحاق کھٹانہ علی پور چٹھہ

امیر:- میاں محمد شریف الہ آباد وزیر آباد

نائب امیر ا:- چوہدری غلام مصطفےٰ چیمہ گکھڑ

نائب امیر ۲:- حکیم عبد اللطیف علی پور چٹھہ

ناظم عمومی:- حافظ عبد الوحید ایڈووکیٹ

ناظم ۱:- حاجی رحم دین بدوکی گوسائیاں

ناظم ۲:- مولانا ثناء اللہ دریال چٹھہ حال کھیکے

خازن:- سید ابوالخیر شاہ صاحب الہ آباد وزیر آباد

سالار:- چوہدری غلام حیدر چیمہ کوٹ نودا۔

ناظم نشر و اشاعت:- رانا محمد اقبال رسولنگر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور کی رکنیت سازی مکمل ہونے پر ضلع بھر میں ابتدائی جماعتوں کی تشکیل کا کام شروع کیا گیا جو کہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

مندرجہ ذیل جگہوں پر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان جگہوں پر انتخابات کی نگرانی جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور کے امیر اور ضلعی ناظم انتخابات مولانا مفتی محمد شریف جمعیۃ ضلع قصور کی تنظیمی کمیٹی کے صدر حافظ عبد القادر انور اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل قصور کے امیر اور ضلعی کمیٹی کے رکن مولانا قاری مقبول الرحمٰن نے کی انتخابات کے نتائج مندرجہ ہیں۔

کوٹ فتح دین (قصور شہر) ۱

امیر: غلام حیدر انصاری صاحب۔ نائب امیر۔ ڈاکٹر محمد صادق صابر صاحب ناظم اعلیٰ صابر علی شہزادہ صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت حاجی گلزار احمد صاحب۔ خازن۔ محمد رمضان صاحب۔

کوٹ اعظم خان (قصور شہر) ۲

امیر:- حافظ محمد یٰسین قانونی صاحب۔ نائب امیر:- سردار احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد امین صاحب

۳۔ چونیاں شہر:-

امیر- حضرت مولانا سکندر دین صاحب مدظلہ۔

نائب امیر اول:- حاجی اللہ داد صاحب

نائب امیر دوم:- حافظ محمد شریف صاحب

ناظم اعلیٰ:- حافظ مسعود الحسن صاحب

ناظم اول:- محمد سلیم صاحب

ناظم دوم:- حکیم الدین صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- محمد اقبال صاحب

خازن:- سیٹھ محمد صادق صاحب

سالار:- حکیم الدین صاحب

۴۔ موضع توتل

امیر:- جمیل احمد صاحب

نائب امیر:- اسلام خان صاحب

ناظم اعلیٰ:- حضرت مولانا عبد الرحمٰن مدظلہ

ناظم:- نور محمد صاحب نمبردار

ناظم نشر و اشاعت:- مختار احمد صاحب

خازن:- ممتاز احمد صاحب

۵۔ پتوکی

امیر:- چوہدری حاکم علی صاحب

نائب امیر اول:- چوہدری دین صاحب

نائب امیر دوم:- شفیع محمد صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- دوست محمد صاحب

خازن اول:- ممولا صاحب

خازن دوم:- میاں جلال دین صاحب

۶۔ جاگو والا چک ۴۰

امیر:- چوہدری اصغر علی صاحب

نائب امیر اول:- چوہدری محمد یوسف صاحب

نائب امیر دوم:- محمد حنیف ولد بوٹا صاحب

ناظم اعلیٰ:- محمود خان صاحب

ناظم اول:- دین صاحب

خازن:- عبد الرشید صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- کمال دین ولد شاہ خان

۷۔ کھبین۔

سرپرست:- چوہدری محمد یٰسین خان صاحب

امیر:- میاں جی حاجی عبد الکریم صاحب

نائب امیر اول:- محمد ایوب خان صاحب

ناظم اعلیٰ:- ڈاکٹر ہدایت اللہ صاحب

خازن:- عبد الحمید خان عرف کیہر خان صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- محمد اختر ولد ماسٹر محمد دین مرحوم۔

۸۔ کھڈیاں چک نمبر ۱۲

امیر:- حاجی نواز خان صاحب

نائب امیر اول:- مولوی قمر الدین صاحب

نائب امیر دوم:- محمد قاسم ڈوگر صاحب

ناظم اعلیٰ:- مولوی محمد صدیق صاحب

خازن:- حاجی نور محمد صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- امرت خان صاحب

۹۔ ڈولن چک ۲۷

امیر:- مولانا عصمت اللہ کھرل صاحب

نائب امیر:- مستری شہاب الدین صاحب

ناظم اعلیٰ:- محمد ارشد کھرل صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- سردار محمد اسماعیل ڈوگر

خازن:- مہر نذیر احمد ارائیں صاحب

۱۰۔ کھوکھر چک ۲۵

امیر:- نور محمد ولد شیر محمد صاحب [illegible] مراثی

نائب امیر اول:- موسیٰ نمبردار ولد محمد جٹ

نائب امیر دوم:- سردار علی ولد جلال الدین صاحب

ناظم اعلیٰ:- چوہدری نذیر احمد ولد میاں فرزند علی

ناظم اول:- کرم دین نمبردار ولد محمد ارائیں صاحب

خازن:- نواب نمبردار ولد غلام محمد صاحب

۱۱۔ ویرم چک ۴

امیر:- عبد الحمید خان صاحب

نائب امیر اول:- حاجی امیر بخش صاحب

نائب امیر دوم:- مولوی محمد رمضان "

ناظم اعلیٰ:- محمد علی خان صاحب

خازن:- محمد علی نسیم صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- عبد الوحید خان صاحب

۱۲۔ جاگو والا چک ۴۰

امیر:- چوہدری وزیر علی ولد اللہ دین

نائب امیر اول:- حاجی امیر بخش صاحب

نائب امیر دوم:- محمد عمر نمبردار صاحب

ناظم اعلیٰ:- حکیم عبد الرشید صاحب

ناظم اول:- چوہدری محمد علی نمبردار "

ناظم دوم:- چوہدری بدر منیر صاحب

خازن:- خوشی محمد صاحب

ناظم نشر و اشاعت:- حاجی محمد دین صاحب

۱۳۔ ڈولن چک ۲ ڈھینگ چک ۲
امیر: - - - چوہدری راجل صاحب۔
نائب امیر: - بشیر احمد صاحب
ناظم اعلیٰ: - - - ظہور خان صاحب
خازن: - - - - بدھی خان صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - حکیم حبیب خالد صاحب

۱۴۔ کالی ویرڑ۔
امیر: - - - - - - نواز خان صاحب
نائب امیر: - - - حاجی محمد ایوب صاحب
ناظم اعلیٰ: - - - حاجی محمد سعید صاحب
ناظم: - - - - محمد یحییٰ خان صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - جمال خان صاحب
خازن: - - - - محمد اسماعیل صاحب

۱۵۔ موضع ٹبی چک ۲۰
امیر: - - - - چوہدری محمد یعقوب صاحب
نائب امیر: - - چوہدری نذر محمد صاحب
ناظم اعلیٰ: - - مولوی محمد رمضان صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - سلطان احمد ولد لکھو
خازن: - - - بشیر احمد صاحب ولد دادو قوم جٹ سہنگلا

۱۶۔ موضع رکھو چک ۲۰
امیر: - چوہدری محمد یار ولد قائم بھٹی صاحب
نائب امیر اول: - چوہدری لبسا ولد عبداللہ
نائب امیر دوم: - حاجی نور محمد صاحب امام مسجد
ناظم اعلیٰ: - - چوہدری نذر محمد بھٹی صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - چوہدری انور صاحب ولد فتح دین قوم کھرل۔
خازن: - - - حاجی محمد کبیر صاحب

۱۷۔ سہجووال
امیر: - - - - ملک شاہ محمد صاحب
نائب امیر: - حاجی نواب دین صاحب ڈوگر
ناظم اعلیٰ: - محمد اسلم ولد سراج دین ڈوگر
ناظم نشر و اشاعت: - مولوی رحمت اللہ
خازن: - رحمت علی ولد سراج دین ارائیں۔

۱۸۔ شیخم۔
امیر: - - منشی محمد یوسف صاحب
نائب امیر اول: - چوہدری زین خان صاحب
ناظم اعلیٰ: - - حافظ محمد عبداللہ شاکر صاحب
ناظم: - - - غلام محمد لوہار صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - چوہدری محمد رمضان
خازن: - - - میاں نظام الدین صاحب

۱۹۔ جھوک شیخم مشمولہ شیخم۔
امیر: - - - چوہدری محمد شفیع صاحب
نائب امیر: - - چوہدری محمد صاحب
ناظم اعلیٰ: - - سیف الملوک صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - - - سمندا
خازن: - - - نمبردار اللہ دین صاحب

۲۰۔ برج مہالم چک ۳۵
امیر: - - - - چوہدری اللہ بخش صاحب
نائب امیر اول: - صوفی سردار محمد صاحب
نائب امیر دوم: - - صوفی شہاب دین
ناظم اعلیٰ: - - مولوی محمد شریف امام مسجد
ناظم نشر و اشاعت: - حکیم اللہ دین صاحب
خازن: - - مستری چراغ دین صاحب

۲۱ ہنجر وال چک ۳۱
امیر: - - - - حافظ محمد یعقوب صاحب
نائب امیر اول: - سید طالب حسین شاہ "
نائب امیر دوم: - سید ارشد حسین شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ: - - حافظ محمد حیات صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - حسن محمد صاحب
خازن: - - - بالو خان صاحب

۲۲۔ پرتاب گڑھ۔
امیر: - - چوہدری محمد شفیع صاحب
نائب امیر اول: - زبیر دین ولد جیو صاحب
نائب امیر دوم: - رحیم الدین ولد فقیر محمد
ناظم اعلیٰ: - امید علی ولد زبیر دین صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - امین الدین صاحب
خازن: - - - فیض محمد صاحب

۲۳۔ موضع ڈوبہ
امیر: - چوہدری علی جان نمبردار صاحب
نائب امیر اول: بشیر حسین شاہ صاحب
نائب امیر دوم: - صدر الدین ولد عبدالعزیز
ناظم اعلیٰ: - - منشی اللہ دتہ صاحب
ناظم ۱: - حاجی محمد موملی ولد باہو صاحب
ناظم ۲: - - عبدالغفور ولد نتھو صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - میاں نور احمد ولد میاں احمد دین صاحب۔
خازن: - - محمد شفیع ولد باہو صاحب

۲۴۔ ڈھینگری والا۔
امیر: - - - چوہدری محمد طفیل نمبردار۔
نائب امیر اول: - در محمد ولد بہادر صاحب
نائب امیر دوم: - ملک محمد رفیق ولد ملک محمد اسماعیل صاحب۔
ناظم اعلیٰ: - سید سلطان شاہ ولد سید لال شاہ۔
ناظم ۱: - محمد صدیق ولد محمد حسین صاحب
ناظم ۲: - بشیر احمد ولد فتح محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت: عبدالغفور ولد بشیر احمد
خازن: - چوہدری جعفر علی ولد عطا محمد

۲۵۔ موضع نالے والا
امیر: - محمد طفیل ولد علی محمد نمبردار صاحب
نائب امیر ۱: - نذر محمد ولد بہادر علی صاحب
نائب امیر ۲: - محمد منشا ولد محمد دین صاحب
ناظم اعلیٰ: - خورشید علی ولد تاج خاں صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - محمد بوٹا ولد فرج دین
خازن: - محمد منیر ولد میاں فضل دین صاحب

۲۶۔ لونگی لالو
امیر: - محمد یعقوب ولد محمد دین قوم جٹ
نائب امیر: - انور علی ولد محمد حسین جٹ
ناظم اعلیٰ: - عبدالمجید ولد ولی محمد صاحب
ناظم: - - محمد منشا ولد نور محمد جٹ
ناظم نشر و اشاعت: - محمد انور ولد سجاول جٹ
خازن: - - حاجی محمد امیر ولد عبداللہ

۲۷۔ ہنجرا خورد
امیر: - حضرت مولانا فتح دین صاحب خطیب مسجد دار السلام۔
نائب امیر: - - - حاجی ولی محمد صاحب
ناظم اعلیٰ: - - - امام خان صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - صوفی محمد منشا صاحب
خازن: - - - چوہدری محمد الیاس صاحب

۲۸۔ لکھو ڈاہر کا پ ۴۸
امیر: - - - چوہدری عرب محمد صاحب
نائب امیر: - چوہدری محمد عاشق ولد منشی خان
ناظم اعلیٰ: - - میاں محمد امین صاحب
ناظم نشر و اشاعت: - حاکم علی ولد علم دین۔ خازن: - - - محمد صدیق صاحب

انتخاب جمعیتہ علماء اسلام چک نمبر ۳۷ موضع جنڈانوالہ نواں

امیر:۔ ۔ ۔ حاجی شاہ محمد نمبردار چک ۳۷
نائب امیر:۔ ۔ ۔ محمد لقمان صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب
نائب ناظم:۔ ۔ ۔ حاجی محمد یعقوب صاحب
خازن:۔ ۔ ۔ ۔ حاجی محمد نور صاحب

انتخاب جمعیتہ علماء اسلام چک ۵۸ ر ۶۰ موضع جنڈانوالہ

امیر:۔ جناب راؤ رشید شاد علی چک ۵۷ ڈی بی
ناظم اعلیٰ:۔ منصب علی ولد عبداللطیف چک ۵۸ ڈی بی
خازن:۔ جناب قطب الدین دوکاندار چک ۶۰ رر
المرسل:۔ مولوی محمد یوسف نائب امیر جمعیت علماء اسلام نواں جنڈانوالہ۔

انتخاب بہاری موضع جنڈانوالہ

امیر:۔ ۔ مولانا حکیم فیض احمد شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ ۔ حافظ غلام قادر صاحب
خازن:۔ ۔ جناب محمد عبداللہ ولد حافظ عبدالصمد

انتخاب شہیداں موضع جنڈانوالہ

امیر:۔ ۔ ۔ مولوی محمد وارث صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ ۔ جناب عبدالرحمن صاحب۔
خازن:۔ ۔ جناب غلام یٰسین صاحب زرگر

انتخاب اتیڑی ضلع میانوالی

سرپرست:۔ حضرت مولانا غلام حسن صاحب
امیر:۔ حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب
نائب امیر:۔ جناب شیر محمد خان صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ جناب خان اصغر خان صاحب
ناظم:۔ حضرت مولانا نذر الدین صاحب
خازن:۔ جناب ملک اللہ داد صاحب

جدید انتخاب جمعیت علماء اسلام ضلع وہاڑی

گذشتہ روز جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس مدرسہ جامعہ مدنیہ مسجد بانوالی میں زیر نگرانی ڈسٹرکٹ انتخابی بورڈ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست اعلیٰ:۔ جناب میاں محمد رفیق صاحب ایڈووکیٹ میلسی۔
سرپرست:۔ جناب صوفی محمد شفیع وہاڑی
امیر:۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد بانوالی وہاڑی۔
نائب امیر اول:۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب بورے والہ۔
نائب امیر دوم:۔ حاجی ملک خادم حسین ملتانی میلسی۔
ناظم عمومی:۔ جناب قاری محمد طیب صاحب غنی بورے والہ۔
ناظم اول:۔ جناب حاجی محمد عمر وہاڑی
ناظم دوم:۔ جناب حکیم احمد بخش بھٹی بڈھ سلطان پور۔
ناظم نشر و اشاعت:۔ جناب راؤ محمد یامین صاحب وہاڑی۔
ناظم مالیات:۔ جناب حافظ نذیر احمد وہاڑی
سالار اعلیٰ:۔ جناب خان فلک خان بدھ چک ۶ ڈبلیو بی
سالار:۔ جناب قاری محمد صادق ظفر وہاڑی
منتخب:۔ محمد زمان قاسمی مبلغ جمعیت علماء اسلام تحصیل وہاڑی۔

زہری کا اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام زہری کا اجلاس ہوا۔ زیر صدارت جناب میر امان اللہ صاحب صدر جمعیت علماء اسلام زہری۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ جس میں ضلع خضدار کے نومنتخب شدہ عہدیداروں کو ہدیہ تبریک تہنیت پیش کی گئی اور سابقہ عہدیداروں کی کارکردگی خاص طور پر امیر ضلعی جناب مولوی قمرالدین صاحب نے جمعیت میں ایک روح رواں کا کردار ادا کیا ہے۔ آخر میں مولوی عبداللہ جنگ نے مفصل خطاب کیا۔

وہاڑی کی مجلس عاملہ

گذشتہ روز جمعیتہ علماء اسلام ضلع وہاڑی کا مجلس عاملہ کا نہایت اہم اجلاس دفتر جمعیت علماء اسلام غلہ منڈی وہاڑی میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ لودھراں۔ پاکپتن سیکشن پر تیز رفتار گاڑی چلائی جائے۔
۲۔ گگو خاص کے لئے کوئی خاص زکوٰۃ کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی بلکہ ملحقہ چک ۱۵۱ ای بی کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ حالانکہ گگو اور چک ۱۵۱ ای بی ہر دو مقامات کی علیحدہ اور انفرادی حیثیت ہے۔ لہٰذا گگو کے لئے الگ زکوٰۃ کمیٹی بنائی جائے۔
۳۔ ضلع وہاڑی کی حدود میں یونانی شفاخانے کھولے جائیں تاکہ مسئلہ صحت بطریق احسن حل ہو
۴۔ مولانا احمد جان صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کی گئی اور مرحوم کی علمی دینی اور سیاسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا
۵۔ وہاڑی شہر سے تیمور شہید کالونی تک پختہ سڑک تعمیر کی جائے۔
۶۔ ٹرانسفارمرز میں فوری طور پر بجلی سپلائی کی جائے۔
۷۔ پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے۔ گٹر بند ہونے کی وجہ سے سڑکیں خراب ہو چکی ہیں۔

تعزیتی اجلاس

۲۶ راگست ۲ شوال بروز اتوار دوپہر بارہ بجے جناب ملک شیر محمد صاحب سرپرست جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور کے مکان پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں جناب حاجی محمد شفیع صاحب کے نوجوان فرزند ارجمند محبوب احمد کی اچانک موت پر گہرے رنج الم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم مغفور کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعا مانگی گئی کہ اللہ پاک مرحوم ومغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماتے ہوئے جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ بعد میں ملک شیر محمد صاحب سرپرست جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور نائب امیر ضلع جناب میاں محمد حنیف صاحب امیر حلقہ شاہدرہ جناب مولانا اللہ داد صاحب صدیقی نے جماعتی تنظیم نو اور دیگر اہم امور پر صلاح مشورہ کیا اس اجلاس میں دیگر معززین کے علاوہ جناب ملک شیر محمد صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام ضلع لاہور نائب امیر ضلع جناب میاں محمد حنیف صاحب مولانا اللہ داد صدیقی امیر حلقہ شاہدرہ نے شرکت کی

باقی صفحہ ۳۰ پر

طلباء کی سرگرمیاں

محمد ادریس

کارکن اپنی دعوت طلبہ تک پہنچانے کیلئے بھرپور جدوجہد کریں

ندیم اقبال اعوان

تعلیمی اداروں کو لادین عناصر سے پاک کیا جائے

عبدالغفور حیدری

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی جناب ندیم اقبال اعوان نے ضلعی کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ تعلیمی اداروں کے کھل جانے کے بعد طلبہ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیں۔ اور اپنی دعوت کو ہر طالب علم تک پہنچائیں۔ انہوں نے ایک سرکلر کے ذریعے ضلعی صدر صاحبان کو ہدایت کی ہے کہ وہ تمام کالجوں میں یونٹ قائم کرنے پر توجہ دیں۔ اور اپنی تمام تر کاروائی مرکزی دفتر کو ارسال کریں۔

جمعیتہ طلبہ اسلام پاکستان کے نائب صدر اور صوبہ بلوچستان کے صدر جناب عبدالغفور حیدری نے بلوچستان کے تعلیمی اداروں کی صورت حال پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تعلیمی اداروں میں بے چینی لادین عناصر اور انتظامیہ کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ ہے کچھ نام نہاد طلبہ کی تنظیمیں۔ کلاسوں کے بائیکاٹ کی اپلیں کر کے ان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ دوسری طرف انتظامیہ طلبہ سے اسلحہ کی برآمدگی کا الزام لگا کر کالجوں کی صورت حال کو مزید خراب کر کے بند کرانا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں سیاسی جماعتوں کے مفاد کی خاطر کام کرنے والی تنظیموں کی غنڈہ گردی کو جمعیتہ طلباء اسلام برداشت نہیں کرے گی خواہ لادین عناصر کی طرف سے ہو خواہ یہ ذمہ داری اسلام پسند عناصر انجام دیں۔ جناب عبدالغفور حیدری نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ پر حالیہ حملے نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ لہذا تعلیمی اداروں کی فضا کو خراب کرنے والے عناصر کا سختی سے نوٹس لیا جائے انہوں نے بلوچستان کے کالجوں کے مسائل کی طرف حکومت کی توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ کہ خضدار انجنئرنگ کالج کے اجرا کے اعلان کو چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک نہ بلڈنگ بنی ہے اور نہ ہی کلاسیں لہذا جلد از جلد کالج کا اجرا کیا جائے۔

گورنمنٹ کالج نوشکی، گورنمنٹ کالج چمن اور گورنمنٹ کالج ہرنائی میں سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے اور لیبارٹری کا سامان مہیا کیا جائے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج قلات میں سائنس کے مضامین کی کلاسوں کا اہتمام کیا جائے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ خانوزئی اور مسلم باغ میں کالج کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے اور بولان میڈیکل کالج کی تعمیر کو تیز کیا جائے اور کالج میں مسجد کی تعمیر کا کام فی الفور شروع کیا جائے

منی آرڈر فارم ارسال کر دیئے گئے

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم مالیات جناب حافظ اطہر عزیز نے بتایا ہے کہ ماہ ستمبر کے چندہ کے لئے عہدیداران مرکزی شوریٰ اور مرکزی مجلسِ عمومی کے اراکین کو منی آرڈر فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جماعت کے فیصلے کے مطابق اپنا چندہ اور بقایاجات جلد ارسال کر دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ عاملہ کے اجلاس میں فنڈ ادا نہ کرنے والے اراکین کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ ساتھی ذمہ داری کا احساس کریں اور مشکلات پیدا نہ کریں۔

ضلع لاہور۔

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع لاہور کے زیر اہتمام مرکزی دفتر میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی چوہدری محمد شریف تھے حافظ محمود اشرف کی تلاوت کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور کے ناظم اعلیٰ جناب نذیر احمد سیال نے جمعیتہ طلباء اسلام کے کارکنوں کی جدوجہد کو سراہتے ہوئے کہا کہ طلباء اسلام کے کارکن اسلام کے لئے کام کرنے کا عزم لے کر نکلے ہیں اور انشاءاللہ کامیاب ہوں گے لیکن علماء حق کی راہنمائی اس لئے ضروری ہے۔ اجتماع سے جمعیتہ طلبہ اسلام پنجاب کے ناظم عمومی جناب عبدالخالق ندیم خالد محمود ڈیپوٹی نے بھی خطاب کیا۔ مسندِ صدارت پر حافظ اطہر عزیز جلوہ افروز تھے۔

شمولیت

گذشتہ دنوں گورنمنٹ کالج بہاولنگر کے طالب علم حافظ بنیامین نے اسلامی جمعیتہ طلبہ سے اور ڈگری کالج بہاولنگر کے بشیر احمد بھٹی نے استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن سے مستعفی ہو کر جمعیتہ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے جمعیتہ طلباء اسلام منچن آباد کے راہنماؤں زبیر احمد شاد اور محمد اقبال نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

توجہ فرمائیے!

دفتر سے رابطہ کرتے ہوئے اپنے خطوط پر اپنا پتہ لکھنا مت بھولئے اگرچہ آپکا پتہ دفتر میں موجود ہو۔

ایک نظر اِدھر بھی

ترجمان طلبا کا آئندہ شمارہ ستمبر کے آخر میں نظام شریعت نمبر کی صورت میں منظر عام پر آ رہا ہے۔ ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں: ادارہ

للّٰلہ الامر کے بیج طلب فرمائیے۔

جمعیۃ طلبۂ اسلام پاکستان کے للّٰلہ الامر والے بیج کافی تعداد میں موجود ہیں مندرجہ ذیل پتہ پر وی پی منگوائیے۔

قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے۔

پتہ : ظفر یاسین بٹ محلہ شریف پورہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

رستم ضلع شکارپور

گذشتہ روز جمعیۃ طلبہ اسلام رستم ضلع شکارپور کا اجلاس جناب دین محمد قریشی کی صدارت میں حافظ گل بہار شیخ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جناب دین محمد قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا فکر ولی اللّٰہی سے منسلک طلبہ کی تنظیم علماء حق کی سرپرستی میں اپنا مشن جاری رکھے گی۔

بقیہ: شہر شہر

۲۹۔ پڈھانہ چک ۴۵۔

امیر:- - - میاں جی ظہور دین صاحب
نائب امیر:- میاں جی رحمت اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ:- - - - حاجی اختیار احمد
خازن:- - شمس الدین عرف سمن صاحب۔

۳۰۔ موضع رکھ والا۔

امیر:- - - - محمد اسلم بیگ صاحب
نائب امیر اوّل :- شاہان ولد عین دین ”
نائب امیر دوم :- محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ :- - - بشیر احمد صاحب
ناظم:- - - - - - محمد اسلمی صاحب
خازن:- - - - - محمد حسین صاحب
ناظم نشر و اشاعت:- نذیر حسین صاحب

۳۱۔ ججہ کلاں۔

امیر:- - - - - - محمد حسن صاحب
نائب امیر اوّل :- - - حاکم علی صاحب
نائب امیر ۲۔ میاں جی عبد الغفور۔
نائب امیر ۳:- - - - - رتی خان صاحب
ناظم اعلیٰ:- - - - - محمد الیاس صاحب
ناظم اوّل :- - - میاں جی غفور احمد صاحب
ناظم دوم:- - - محمد شریف دھولو صاحب
ناظم سوم - - - - حیدر خان صاحب
ناظم نشر و اشاعت:- عبد اللہ ولد عبد الرحمٰن
خازن:- - - میاں جی محمد یوسف صاحب
محمد شریف امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع قصور و ناظم انتخابات ضلع قصور۔
نائب امیر دوم:- - - محمد یوسف صاحب
ناظم اعلیٰ:- - - - - حکیم رحمت علی صاحب
ناظم نشر و اشاعت:- عبد الحمید ناصر صاحب
خازن:- - - - - - اللہ دین صاحب

۳۲۔ کوٹ رادھا کشن

امیر:- حضرت مولانا تاج دین صاحب مدظلہ
نائب امیر:- حافظ عبد العلی صاحب مدظلہ
ناظم اعلیٰ:- حضرت مولانا عبد الغنی انبالوی
ناظم:- - - چوہدری تاج محمد صاحب
ناظم نشر و اشاعت:- چوہدری طفیل خان منجوٹ